THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, 14th November, 2025
(355th Session)
Volume XI, No. 08
(Nos.)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad
Volume XI SP.XI (08)/2025
No.08 05

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Questions and Answers 1
3. Motion under of Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman, Standing Committee on Law and Justice on [The Constitution (Amendment) Bill, 2025] 17
4. Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman, Standing Committee on Law and Justice on [The Constitution (Amendment) Bill, 2025] 17
5. Motion under Rule 263 moved for dispensation of rules 18
6. Consideration and Passage of [The Pakistan Army (Amendment) Bill, 2025] 18
7. Consideration and Passage of [The Pakistan Air Force (Amendment) Bill, 2025] 21
8. Consideration and Passage of [The Pakistan Navy (Amendment) Bill, 2025] 22
9. Consideration and Passage of [The Supreme Court (Practice and Procedure) (Amendment) Bill, 2025] 23
10. Consideration of [The National Agri-trade and Food Safety Authority Bill, 2025] 25
    - Senator Sherry Rehman 37
11. Laying of Reports regarding the appropriation accounts for the FY 2024-25 and audit reports of the Auditor-General of Pakistna for the audit year, 2024-25 40
12. Motion moved by Senator Hidayat Ullah for dispensation of Rules 40
13. Point of Order raised by Senator Qurat-Ul-Ain regarding taking up Private Members' Bills on the agenda 41
14. Calling Attention Notice raised by Senator Zamir Hussain Ghumro regarding decision of the Government to appoint Principal Accounting Officers from private sector in violation of law 42
15. Point of Public Importance raised by Senator Palwasha Mohammed Zai Khan regarding press conference by Deputy Commissioner Islamabad 43
    - Senator Syed Masroor Ahsan 45
16. Motion under Rule 278 moved by Senator Shahadat Awan proposing amendment in Rule 102 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 49
17. Point of Public Importance raised by Senator Atta-Ur-Rehman regarding remarks of the Minister about Madaris and Masajid in Islamabad 50
18. Point of Public Importance raised by Senator Kamran Murtaza regarding laying of reports of the Council of Islamic Ideology in the Parliament 51
19. Point of Public Importance raised by Senator Falak Naz regarding provision of basic facilities in district Chitral 53
20. Point of Order raised by Senator Fawiza Arshad regarding the mis-statement of facts and figures in the official reports 54
    - Senator Mashal Azam 55

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Friday, 14th November, 2025

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty six minutes past ten in the morning with Mr. Presiding Officer (Senator Manzoor Ahmed) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ

السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا

يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ڏ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾

ترجمہ: جو لوگ بغیر کسی دلیل کے جو ان کے پاس آئی اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ان کے دلوں میں اور کچھ نہیں (ارادہ) عظمت ہے اور وہ اس کو پہنچنے والے نہیں تو اللہ کی پناہ مانگو بے شک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے کی نسبت بڑا (کام) ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں۔ اور نہ ایمان لانے والے نیکوکار اور نہ بدکار برابر ہیں (حقیقت یہ ہے کہ) تم بہت کم غور کرتے ہو۔

(سورۃ المومن: آیات ۵۶ تا ۵۸)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جزاک اللہ۔ آرڈر نمبر ۲، اب ہم وقفہ سوالات لیتے ہیں۔

(جاری----T02)

T02-14Nov2025 Abdul Razique/Ed: Shakeel 10:40 a.m.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جزاک اللہ۔ آرڈر نمبر ۲، اب ہم وقفہ سوالات لیتے ہیں۔

Questions and Answers

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سوال نمبر 27۔ سینیٹر سید علی ظفر صاحب۔

(Q. No. 27)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 116۔ سینیٹر سید مسرور احسن صاحب۔

(Q. No. 116)

سینیٹر سید مسرور احسن: شکریہ۔ اس کا جواب آگیا ہے اور میں مطمئن ہوں لہٰذا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ٹھیک ہے۔ کسی اور سینیٹر صاحب کا بھی ضمنی سوال ہے یا نہیں۔ اگلا سوال نمبر 117۔ سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان صاحبہ۔

(Q. No. 117)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحبہ موجود نہیں ہیں۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 118۔ سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان صاحبہ۔

(Q. No. 118)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحبہ موجود نہیں ہیں۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 119۔ سینیٹر عبدالشکور خان صاحب۔

(Q. No. 119)

سینیٹر عبدالشکور خان: شکریہ، جناب چیئرمین! میرا سوال یہ تھا کہ کیا وزیر برائے صنعتیں اور پیداوار بیان فرمائیں گے کہ

(الف) حکومت نے بلوچستان کے زرعی، معدنی اور ماہی گیری کے شعبوں کو گوادر ائیرپورٹ کے ذریعے قومی و بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی دینے کا عمل یقینی بنانے کے لیے کیا اقدامات کیے ہیں/کر رہی ہے؛ اور

(ب) کیا اس ضمن میں کوئی تجارتی زون یا لاجسٹک سپورٹ دستیاب ہے؛ اگر ایسا ہے تو اس کی تفصیلات کیا ہیں؟

اس کے آخر میں لکھا گیا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا ہے تو اس کا جواب کون دے گا؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری (وزیر برائے پارلیمانی امور) : شکریہ، جناب چیئرمین ! بلال اظہر کیانی صاحب، وزیر مملکت برائے خزانہ ہیں اور تھوڑی دیر میں تشریف لا رہے ہیں۔ براہ مہربانی یہ سوال آپ اس وقت تک defer کر دیں اور اس سے آگے جو سوال ہیں، میں ان کا جواب دوں گا۔

(مداخلت)

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: تھوڑی دیر میں بلال اظہر کیانی صاحب آ رہے ہیں تو وہ ہی بتا سکتے ہیں کہ کس وجہ سے جواب موصول نہیں ہوا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: چلیں ان کا انتظار کرتے ہیں اور پھر سینیٹر عبدالشکور خان صاحب کا سوال لیتے ہیں۔ طارق فضل چوہدری صاحب،آپ انہیں یہ message convey کریں کہ وہ ذرا جلدی آ جائیں۔ سینیٹر عبدالشکور خان صاحب سوال اس وجہ سے آیا ہے کہ منسٹری نے اس کا جواب نہیں دیا ہے۔ سیکرٹریٹ نے یہ سوال اس وجہ سے شامل کیا ہے تاکہ منسٹری کو دوبارہ تاکید کی جائے کہ آپ اس سوال کا جواب دیں۔ اگر سوال شامل نہیں کرتے تو سیکرٹریٹ پر سوال آتا کہ آپ ہمارے سوال نہیں لگاتے۔ سیکرٹریٹ نے آپ کا سوال لگا لیا ہے۔ اب ہم منسٹری سے پوچھیں گے کہ انہوں نے جواب کیوں نہیں دیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 120۔ سینیٹر سید علی ظفر صاحب۔

(Q. No. 120)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 121۔ سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان صاحب۔

(Q. No. 121)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 122۔ سینیٹر سید علی ظفر صاحب۔

(Q. No. 122)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 123۔ سینیٹر قراۃ العین مری صاحبہ۔

(Q. No. 123)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحبہ موجود نہیں ہیں۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر124۔ سینیٹر محمد اسلم ابڑو صاحب۔

(Q. No. 124)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر125۔ سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحب۔

(Q. No. 125)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر126۔ سینیٹر محمد اسلم ابڑو صاحب۔

(Q. No. 126)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر127۔ سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان صاحب۔

(Q. No. 127)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 128۔ سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

سینیٹر دنیش کمار: سوال نمبر128۔

(Q. No. 128)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر دنیش کمار: شکریہ، جناب چیئرمین ! Minister for Finance موجود ہیں یا نہیں؟اس کا جواب کون دے گا؟ اچھا طارق فضل چوہدری صاحب آپ دیں گے ۔آپ Parliamentary Affairs کے Minister ہیں۔ ہم جو question کرتے ہیں، اس کا پورے طریقے سے جواب نہیں دیا جاتا اور ہم سے معلومات چھپائی جاتی ہیں۔اس سے حکومت کی بدنیتی صاف ظاہر ہوتی ہے۔جب میں

پوچھتا ہوں کہ heads of SOEs جو Finance Division کے under ہیں، ان کی مراعات مجھے بتائی جائیں اور ان کی تفصیل دی جائے تو لکھا جاتا ہے کہ it is equivalent to فلاں افسر اور فلاں افسر۔ آپ مجھے figures بتائیں کہ کتنے لاکھوں اور کروڑوں روپے دے رہے ہیں۔ وہ چند افسران جو عوام کا خون چوس رہے ہیں، آپ یہ معلومات چھپا کر اپنی حکومت کی بدنامی کر رہے ہیں۔ میرا احتجاج ہے کہ مجھے complete جواب نہیں دیا گیا اور مجھے figures نہیں دی گئیں اور صرف کہا گیا ہے کہ equivalent to Grade21-22 officers. آپ بتائیں کہ وہ کتنا پٹرول استعمال کرتے ہیں۔ اگر یہ جواب دیتے تو آپ یقین جانیں کہ قومی خزانے سے کروڑوں روپے کی جو لوٹ مار مچائی جا رہی ہے، اس کا پتا لگتا۔ میری آپ سے request ہے کہ آپ اسے کمیٹی کو بھیجیں تاکہ وہاں ہم اسے thoroughly examine کر سکیں، شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وزیر مملکت برائے خزانہ۔

جناب بلال اظہر کیانی (وزیر مملکت برائے خزانہ و ریونیو): شکریہ، جناب چیئرمین! Honourable Senator نے جو سوال کیا، میں ان کے جذبات کا احترام اور قدر کرتا ہوں۔ مختصر ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ جو ان کا سوال ہے، اس کی معلومات دی گئی ہیں۔ ذرا گزارش سن لیجیے۔ وہ دیگر cases کے اندر جو specific رقم مانگ رہے ہیں، وہ مہیا کی گئی ہے۔ یہ بات صحیح ہے کہ کچھ جگہوں پر equivalence of MP-1 scale کہی گئی ہے۔ یقیناً سوال کا جواب دیا گیا ہے مگر چونکہ equivalence سے آگے وہ کچھ افراد کی مزید تفصیلات چاہ رہے ہیں تو there is no issue at all ہم وہ بھی فراہم کر سکتے ہیں۔ اگر آپ order کریں گے تو ہم سیکرٹریٹ کو جمع کرا دیں گے۔ اگر مزید تفصیل کے لیے آپ یہ سوال Standing Committee کو refer کریں گے تو وہاں پر بھی ہم مہیا کر دیں گے۔ ایک، ایک ادارے اور افسر کے متعلق 80 سے 90 فیصد جواب مہیا کیا گیا ہے۔ کچھ instances میں بالکل mention کی گئی ہے اور ہم وہ either House or Standing Committee میں provide کر سکتے ہیں مگر بنیادی طور پر جس طرح یہ چاہ رہے ہیں، ان کے جواب کا 90-95 فیصد جواب دے دیا ہے۔ اگر وہ مزید تفصیل چاہتے ہیں تو ہم فراہم کر لیں گے، شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر ضمیر حسین گھمرو۔ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر ضمیر حسین گھمرو: میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ ۔۔۔ (جاری T03)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر ضمیر حسین گھمرو صاحب۔ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر ضمیر حسین گھمرو: میں منسٹر صاحب سے پوچھوں گا یہ جو important positions of SOEs ہیں ان کی تعداد 24 ہیں یا اس سے زیادہ ہے؟ ممبر صاحب نے جو concern show کیا ہے میرے خیال میں یہ جو positions ہیں یہ آتی ہیں important positions SOEs ہیں کی یہ بھری جاتی ہیں private sector سے یا ان کو جو ہے زیادہ pay دیا جاتا ہے why not from the service of federal government Pakistan? ان کی بھی service ہوتی ہے وہ ان سے ان کو کیوں نہیں لیا جاتا they are also well competent and constitution میں بھی یہ ہے کہ service of Pakistan لکھا ہوا ہے کہ ان سے ہی جو ہے وہ federal government govern ہوگی تو یہ private sector سے کیوں لیتے ہیں؟ میرے یہ 2 questions ہیں کہ ان کی تعداد کتنی ہیں اور ان کو private sector سے کیوں لیتے ہیں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

جناب بلال اظہر کیانی: شکریہ چیئرمین صاحب! دیکھیں جی یہ سوال جو تھا یہ خصوصی طور پر ان SOEs regulatory bodies authorities, attached departments سے تھا جو کہ Ministry of Finance سے منسلک ہیں ان کی کل تعداد 24 ہے اس لیے یہاں پر 24 کی تعداد بھی فراہم کی گئی ہے جو سوال تھا یقیناً overall SOEs regulatory bodies, attached departments کے تعداد overall حکومت میں حجم اس کا زیادہ ہے۔ وہ ایک ایک وزارت کے پاس تفصیل ہے cabinet division کے پاس بھی ہوتی ہے اگر House کو چاہے گا تو وہ بھی فراہم کی جا سکتی ہے جو دوسرا سوال نے کیا کہ private sector سے لوگ کیوں لیے جاتے ہیں۔ دیکھیں جی یہ تو ہم چاہتے ہیں کہ چاہے وہ آپ کے پاس اچھی human resource public sector میں ہو یا private sector میں ہو تو حکومت یہ چاہتی ہے کہ ہم بہترین سب سے آپ کے قابل highest integrity والے competence والے افراد کو ہم attract کریں اور ان کو positions of responsibility میں ڈالیں تاکہ حکومت کی working, service delivery عوام کے لیے بہتر ہو تو یقیناً حکومت کوشش رکھتی ہے جی کہ دونوں avenues کو استعمال کریں اور جہاں پر بھی ہمیں جس حکومتی function کے لیے بہتر human resource ملے اس کو وہاں پر deploy کیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: منسٹر صاحب ایسا کرتے ہیں اس کو committee refer کر دیتے ہیں۔ اس matter کو committee refer کردےاور specially اس میں گھمرو صاحب کا نام بھی ڈال دیں۔ جی سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

سینیٹر دنیش کمار: بلوچستان کا کوئی بھی قابل officer اور قابل private sector کے لوگ نہیں ہے کیا؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: دنیش صاحب یہ committee کو refer پھر ہوا وہاں پر اس پر بحث کریں انشاءاللہ۔ question No 129 سینیٹر سمینہ ممتاز زہری صاحبہ کا ہے۔ یہ انہوں نے request کی ہے کہ اس question کو defer کیا جائے تو اس question کو ہم defer کرتے ہیں۔ question No 131 سینیٹر روبینہ قائم خانی صاحبہ۔

(Q. No. 131)

سینیٹر روبینہ قائم خانی: میرا سوال minister صاحب سے ہے کہ

Will the Minister for Commerce be pleased to state?

(a) the names, dates of birth, domiciles, educational qualifications, relevant experience, and areas of expertise of all candidates who were interviewed for the post of Member, Trade Dispute Resolution Commission (TDRC), along with the dates of their interviews, and the names of those who were appointed, indicating their respective dates of appointment; and

(b) The detailed composition of the selection and interviewing committee?

جناب اس میں details نہیں دی گئی ہے تو میرا یہ سوال ضمنی ہے تو منسٹر صاحب جواب دے دیں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: جی minister صاحب۔

جام کمال خان (وزیر برائے تجارت): شکریہ جناب چیئرمین، میرے خیال میں اس میں attached annex میں تقریباً ساری details اس کی ہیں اگر آپ دیکھیں list of candidates reviewed by the selection committee ان کی affiliation ان کی qualification ان کا overall relevant experience جتنے لوگ آئے جن کو interview کیا گیا اور اس کے بعد the process of basically appointing them and everything so اگر آپ اس

annexure one کو دیکھیں جو attached ہے اس کے اندر یہ پوری تفصیل ہے اگر اس کے علاوہ کوئی اور تفصیل چاہیے تو آپ اگر specific ہو جائیں میں بتا دیتا ہوں لیکن اس کے اندر جو معلومات آپ چاہ رہی ہیں وہ تقریباً ساری اس کے اندر موجود ہے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: جی کھمرو صاحب۔

سینیٹر ضمیر حسین گھمرو: this is the House of the Federation constitution میں clearly ہی لکھا ہوا ہے سارے Ministers صاحب کی attention کے لیے constitution کے article 38(G) میں یہ لکھا ہوا ہے state shall ensure the shares of the provinces in all federal services and autonomous corporations and any omission in the past shall be rectified, my lord آئین کے اس provision پر جو ہے وہ SOEs ہوں یا federal government کا کوئی بھی ادارہ ہو وہ اس پر عمل نہیں کر رہے shares of the provinces under the constitution article 38(G) کے تحت جو ہے ان کو مختص کرنے ہیں وہ نہیں کر رہے ہیں کوئی بھی organization ان کو direction دی جائے کہ this article 38(G) should be followed in letter and in spirit.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی minister جام کمال صاحب۔

جام کمال خان: جی honorable member is very right جی wherever the provision is for it to be followed it's very much there لیکن trade dispute resolution جو commission ہے اس کی جو بھی working ہے it's been applied according to the process and procedure which is very much laid اور میرے خیال باقی جس چیز کی طرف آپ نشان دہی کر رہے ہیں nobody can really violate that but obviously there is a process of hiring and selecting people from different areas, different representation جو constitution میں بالکل very much ہے and that's very much abided by all the divisions which are in the federal authority لیکن یہ چونکہ یہ trade dispute resolution, Honorable Chair میں آپ کو صرف یہ update بھی کر دوں کہ یہ پوری دنیا میں تقریباً پندرہ

سے بیس سالوں تک یہ trade dispute resolution mechanism موجود ہے اور یہ پہلی دفعہ اس government نے

یہ initiative لیا ہے کہ پاکستان میں پہلی دفعہ اس trade commission کو ہم نے exercise کر کے finally اس کو in

place کیا ہے اور یہ وہ چیزیں commerce کے حوالے سے کہ آپ کے جتنے بھی businessmen ہیں جو پاکستان سے باہر ہیں ان

کے disputes جو arise ہوتے ہیں جو ایک عام trader کو ہوتے ہیں اس سے پہلے کوئی mechanism نہیں تھا تو یہ ہمارے

trade offices یا embassies میں لوگ جاتے تھے اور وہاں سے ایک issue ہمارے لیے ادھر آتا تھا پھر اس کے کوئی

mechanism بن نہیں پاتا تھا amicably بس بات چیت اگر ہو گئی یہ پہلی دفعہ ہے کہ یہ commission ابھی officially

properly بیٹھے گی under the mechanism and disputes کو سنے گی اور ان کو resolve بھی کرے گی so this credit goes to the current government for bringing this structure in Pakistan for the first time .

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی دنیش کمار صاحب۔ دنیش صاحب میڈم کو موقع دے دیں۔

سینیٹر روبینہ قائم خانی: اچھا یہ annexure ابھی میری table پر آیا ہے اور بہتر ہوتا کہ Ministries کی یہ tactics ہوتی ہیں کہ وہ 11th hour وہ brief دیتے ہیں تاکہ ہم پڑھ کے بھی نہ آسکیں نہ ہی ہمیں ہم مزید questions کر سکیں تو یہ ابھی مجھے annexure ملا ہے سو اس میں میں اور کیا question ابھی آپ کو پتہ ہے کتنا limited question hour ہوتا ہے اور پھر اس میں ہم کیا اس میں سوال کریں۔ اور تمام ممبران کو بھی سمجھانا چاہیئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: دیکھیں Minister صاحب department کی طرف سے اگر جواب پہلے آتا تو اچھا ہوتا۔ یہ تو آپ نے میڈم کو ابھی annexure پکڑوا دیا ہے۔ منسٹر صاحب کو جواب دینے دیں۔

جام کمال خان: honourable chair میں ایک چیز بولنا چاہوں گا اگر ہماری طرف سے secretariat میں late آیا ہے تو میں definitely اس کی inquiry بھی کروں گا لیکن اگر already secretariat میں یہ place ہوا ہوا ہے اور آپ کی table تک نہیں آیا تو i am sure that the Secretariat be telling on this اگر ہماری طرف سے late آیا ہے

لیکن یہاں سے آپکے table تک ابھی آیا ہے definitely we will ask them i think so the House is more responsible on this. جی جواب Senate secretariat دیں گے نا میں تو نہیں دوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سیکٹری صاحب! یہ question جو department کی طرف سے آیا تھا minister صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم نے بھجوادیا تھا secretariat کی طرف سے سینیٹر صاحبہ کے پاس جواب late پہنچا ہے کا annex ابھی ملا ہے ان کو تو اس کا آپ دیکھیں۔ اس کو آپ لازمی چیک کر لیں۔ جی سینیٹر دنیش صاحب۔

سینیٹر دنیش کمار: شکریہ۔ Minister صاحب بالکل ایک تو annexure late پہنچتا ہے۔ یہ پتا چل جائے گا کس کی غفلت ہے۔ minister صاحب یہ آپ سے سوال ہے کہ TDRC جو آپ کہہ رہے ہیں کہ اس حکومت میں تو اس میں ان کے ممبر کی تعیناتی کے حوالے سے اتنی تاخیر کیوں کی ہوئی کیونکہ ایک سال کا عرصہ لگا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر جام کمال صاحب۔

جام کمال خان: جی دو تاخیر ہوئے ایک 20 سال کی اور ایک۔ ایک سال کی جو تاخیر ہے میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ ایک کا تو credit آپ ہمیں دے دیں لیکن دوسرے کے اندر تاخیر یہ ہوئی کہ یہ process of interviews اور testings ہوتے ہیں اس میں باقاعدہ کوشش کی جاتی ہے کہ ان اداروں کے اندر وہ لوگ رکھے جائیں جو اس کی at least required qualification کو پوری کری Pakistan Trade Dispute Resolution ایک normal structure نہیں ہے۔ اس کے اندر آپ کو پانچ اس کی ٹیم ہے ہماری کوشش تھی کہ اس کے اندر ہم ان لوگوں کو رکھیں جو اپنی ایک background کے ساتھ اپنی history بھی رکھتے ہوں Judiciary سے بھی ہوں Customs سے بھی ان کا ایک experience ہو۔

T04-14Nov2025 Taj/Ed. Khalid 11:00 a.m.

جام کمال خان: (جاری) ہماری کوشش تھی کہ ہم اس میں ان لوگوں کو رکھیں جو ایک background کے ساتھ اپنی history بھی رکھتے ہوں۔ عدلیہ سے بھی ہوں، کسٹمز سے بھی ان کا ایک experience ہو اور پرائیویٹ سیکٹر کے حوالے سے بھی ہو۔ ان ساری چیزوں کا مجموعہ کرکے ہم نے اس کمیشن کی باقاعدہ اس parameters پر ان کے interviews کیے۔ First phase میں وہ پورا نہیں ہو سکا، وہ لوگ نہیں آسکے، لہٰذا اس کو re-advertise کرنا پڑا۔ الحمد للہ ابھی جو structure موجود ہے، یہ ایک ایسی کمیشن کے ممبرز ہیں جن

کے پاس اس متعلقہ فیلڈ سے منسلک جو بھی تجربہ ہے وہ موجود ہے۔ ایک better hearing mechanism سے لوگ یہ cases سن بھی سکیں گے، rather than اگر ہم پہلے والے process کو adopt کرتے تو شاید ہمارے پاس اس قسم کا human resource نہ آتا۔ اس تاخیر کی میں تھوڑی بہت ضرور کہوں گا کہ اس تاخیر کی بھی وجہ یہ تھی کہ صحیح لوگ آئیں جو اس کمیشن کی صحیح representation کر سکیں۔

Mr. Presiding Officer: Question No. 132, Senator Mohammad Humayun Momand Sahib. Not present.

(Q. No. 132)

Mr. Presiding Officer: Question No. 133, Senator Kamran Murtaza Sahib.

(Q. No. 133)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کیا آپ کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہیں گے؟

سینیٹر کامران مرتضٰی: جناب! میں نے اس میں یہ پوچھا تھا کہ salaried persons سے زیادہ ٹیکس لیا جاتا ہے تو انہوں نے اس کے چار، پانچ slabs بنا دیے ہیں جن میں پہلا بینک ہے، دوسرا پٹرولیم ہے، تیسرا Power ہے، چوتھا Retailers/Wholesalers ہیں اور پانچواں salaried persons ہیں۔ یہ جو 5 slabs بنا دیے ہیں، ان سب سے تو تقریباً at source tax کٹ جاتا ہے۔ ایف بی آر کا جو کام ہے، direct tax کن سے لیا جاتا ہے اور کس طرح سے لیا جاتا ہے اور وہ کتنا کٹتا ہے؟ یہ تو سارے کے سارے خود بخود کٹ جاتے ہیں۔ ان کا کام کیا ہے جو اتنی اچھی تنخواہیں لیتے ہیں، وہ اپنا کام کیا کرتے ہیں؟ بینک سے خود بخود آگیا کہ اتنی transaction ہے، اتنے پیسے آ گئے۔ Power سے خود بخود آگیا کہ اتنی transaction اور اتنے پیسے کٹ گئے۔ جو ان کا اصل کام ہے جو direct tax لینا ہے عام لوگوں سے یا جو لوگ کاروبار کرتے ہیں، ان سے کس طرح سے ٹیکس لیتے ہیں۔ کیا یہ amount بہت کم نہیں ہے جو Retailers/Wholesalers سے 693 billion rupees لی ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

جناب بلال اظہر کیانی (وزیر مملکت برائے خزانہ): شکریہ، جناب چیئرمین! سینیٹر صاحب کا یہ جائز سوال ہے۔ یقیناً taxes کے حوالے سے جو ہماری national discussion رہتی ہے، یہ اس کا ایک حصہ رہتی ہے۔ جو سوال پوچھا گیا تھا اس کا تو جواب دیا گیا ہے۔

انہوں نے یہ پوچھا تھا کہ salaried class سب سے زیادہ ٹیکس ادا کرتی ہے۔ یقیناً salaried class tax collection میں ایک major contributor ہے مگر چونکہ سوال ایسا تھا تو اس میں ان sectors کا حوالہ دیا گیا ہے۔ یہ وہ sectors تھے جنہوں نے salaried class سے زیادہ ٹیکس ادائیگی کی لیکن اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ ہم salaried class کی contribution to tax collection to our economy کو undervalue کرتے ہیں۔ سوال کا جو متن، روح ہے، وہ یہ ہے کہ معیشت کے چند حصے ہیں، یہ معیشت کا، tax collection کا بوجھ اٹھاتے آئے ہیں اور ٹیکس میں widening اور deepening کی جو ہم بات کرتے رہتے ہیں، یہ اس حوالے سے سوال ہے تو یقیناً ایف بی آر وزیر اعظم شہباز شریف صاحب کی لیڈر شپ میں یہاں پر وہ ہر ہفتے ایک weekly meeting دیتے ہیں اس کے reforms کی اور اس میں اسی بات پر ہی سارا focus ہے کہ ہم tax net کو widen and deepen کریں اور اس کے نتائج پچھلے سال ہمیں نظر آئے۔ Enforcement کی مد میں tax net کی widening اور deepening کے نتیجے میں ہم نے enforcement کے ذریعے اپنی tax collection بڑھائی۔ اس سال اسی وجہ سے آئی ایم ایف کے ساتھ ایک پروگرام میں ہوتے ہوئے جب ہم نے tax collection کا figure پیش کیا اور جو اس سال ٹیکس کا اضافہ ہم نے target کیا ہے، اس میں پہلی مرتبہ ایک ایسا figure موجود ہے جو 190 billion صرف enforcement کی مد میں tax collect کیا ہے، آئی ایم ایف نے بھی تقریباً مانے ہیں، based on the tax record جو ہم نے پچھلے سال دکھایا۔

یقیناً یہ ایک challenge ہے۔ یقیناً ہم چاہتے ہیں کہ صرف salaried class ہی نہیں معیشت کے اور بھی شعبے اس میں اپنا حصہ ٹیکس کا ڈالیں، اس میں Retailers/Wholesalers کی collection میں اضافہ آیا ہے مگر یقیناً اس میں مزید اضافے کی گنجائش ہے۔ ہم effort کر رہے ہیں کہ زیادہ equitable tax نظام ہو جس میں معیشت کے سارے حصے اپنا fair share ادا کریں اور بوجھ چند افراد یا چند طبقوں پر نہ رہے۔ یہ ایک collective effort ہے اور اس میں ہم نے ابھی تک نتائج دیکھے بھی ہیں، آگے بڑا سفر ہے مگر ان شاء اللہ اسی momentum کے ساتھ آپ کو اس میں بہتری نظر آتی رہے گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی کامران مرتضٰی صاحب۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: یہ بتادیں کہ آپ نے کہا کہ deepen کیا ہے۔ وہ percentage کیا ہے جو موجودہ حکومت نے وزیراعظم کی قیادت میں آپ نے بتایا کہ achieve کیا ہے تو کتنا deepen کیا ہے، اس کی percentage کیا ہے پچھلے سال کی نسبت اور اس سے پچھلے سال کی نسبت یا اس سے بھی پچھلے سال کی نسبت تاکہ لوگوں کو یہ پتا چل جائے کہ انہوں نے اپنے دورِ حکومت میں کتنی بہتری لائی ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: منسٹر صاحب۔

جناب بلال اظہر کیانی: میرے پاس specific percentage موجود نہیں ہے مگر tax collection میں پچھلے سال 26% جو revenue growth ہوئی اور یہ revenue growth ایک ایسے سال میں ہوئی جس سال میں inflation بھی low تھی، GDP growth بھی modest تھی۔ اس کا خاطر خواہ حصہ، کامران صاحب! مجھے exact figure یاد نہیں اس لیے میں quote نہیں کرنا چاہتا because I don’t want to misquote a figure in the House. میں specific figure آپ کو بتاؤں گا مگر enforcement کی مد میں جو کہ specifically tax net کی deepening اور collection کے نتیجے میں اضافہ آتا ہے، وہ ایک significant amount تھی، وہ سینکڑوں ارب کی amount تھی۔ وہ specific amount میں ایوان میں ہی پیش کردوں گا، سینیٹر صاحب کو علیحدہ بھی دے دوں گا اور قائمہ کمیٹی میں بھی ہم پیش کرلیں گے مگر اسی performance اور اسی نتیجے میں اس سال ہم ایک ایسا figure tax collection میں target کر رہے ہیں جو کہ revenue measures لگانے سے نہیں، مزید taxes کے rates بڑھانے سے یا نئے ٹیکس لگانے سے نہیں، صرف enforcement کی مد میں ہم اس مرتبہ expect کر رہے ہیں۔ وہ specific figure میں سینیٹر صاحب سے share کرلوں گا اور قائمہ کمیٹی میں بھی ہم پیش کرلیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر فوزیہ ارشد صاحبہ۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: شکریہ، جناب چیئرمین! یہاں پر ایف بی آر کی representation ہے، میں اس کے موجود ہونے کا فائدہ لینا چاہ رہی ہوں. I want to enlighten myself. میرا سوال یہ ہے اور یہ عام عوام کا سوال ہے، ہمیں پتا ہے کہ food items پر کوئی ٹیکس نہیں ہوتا but I want to ask and enlighten myself and increase my knowledge, میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ جیسے ایک food chain ہے، بیکری ہے، ہم اس کے پاس کوئی item لینے جاتے ہیں تو اس کی جو اصل قیمت ہے وہ اگر 280 ہے تو اس کے ساتھ وہ ٹیکس ملا کر 320 بنادیں گے۔ تمام items پر وہ ٹیکس جمع ہو رہا ہے اور اس کے بعد آخر میں جو ٹوٹل آتا ہے، اس پر پھر

I would like to know what is the tax which is added along with actual ہوتا ہے۔ GST price and then again we have to pay again GST. Please enlighten me and educate me. جو لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں، مجھے نہیں پتا، میں سوال کا جواب نہیں دے پا رہی ہوں۔ آپ مجھے help out کریں کہ۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سوال کریں۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: میں ان سے سوال نہیں کر رہی ہوں، معلومات حاصل کر رہی ہوں۔ میں یہ چاہ رہی ہوں کہ food items پر ٹیکس ہے؟ ایک تو یہ بتائیں اور اگر ہے تو دو دو، double double time یہ لوگ کیوں ٹیکس لے رہے ہیں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

جناب بلال اظہر کیانی: دیکھیں جب آپ کسی point of sale پر جاتے ہیں، کوئی بھی چیز خریدیں چاہے وہ بیکری ہو یا آپ ٹی وی خریدنے جائیں، کوئی بھی ہو GST تو ہوتا ہے۔ میڈم جو double tax کی بات کر رہی ہیں، اگر مجھے ایک specific case میں بتا دیں یا جس enterprise کا انہوں نے نام لیا ہے تو I will look into that specific. اگر وہاں پر double taxes لے رہے ہیں تو I will be happy to check with FBR and return to the House with response and information. چونکہ میڈم نے ایک specific question کیا ہے۔ اگر وہ بتا دیں گی اور وہ جگہ ہم check کر لیں گے تو پھر بہتر طریقے سے ایوان کو guide کر سکیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

سینیٹر دنیش کمار: وزیر صاحب! آپ نے کہا کہ نئے taxes نہیں لگائے جائیں گے اور enforcement کے حوالے سے کوشش کریں گے کہ tax collection بہتر ہو۔ آپ نے بارہا TV interviews میں بھی کہا ہے اور on the floor بھی کہا اس حوالے سے ہماری پالیسی ہو گی stick and carrot کی۔ یعنی گاجر اور ڈنڈے کی تو مجھے بتائیں گاجر کون سی ہو گی اور ڈنڈا کون سا ہو گا؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب! دنیش صاحب کو اس کا فرق بتا دیں۔

جناب بلال اظہر کیانی: جناب! معزز سینیٹر کے سوال کو میں appreciate کرتا ہوں۔ پہلی بات یہ کہ میں ان کے سوال میں درستی کرنا چاہوں گا چونکہ انہوں نے میرا حوالہ دیا ہے تو اس میں correction ضروری ہے۔ انہوں نے یہ کہا کہ نئے revenue measures

نہیں لگائیں گے، ہر گز میں نے یہ نہیں کہا۔ میں نے کہا کہ جب آپ کی enforcement کی مد میں collection بڑھتی ہےاور جب اس کے نتیجے میں آپ کی tax net کی widening اور deepening ہوتی ہےاور آپ نئے revenue measures لگانے کی بجائے enforcement سے collection بڑھا سکتے ہیں تو revenue measures اس میں لگانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ یقیناً اس سے پھر آسانی ہوتی ہے، میں نے ہر گز یہ نہیں کہا کہ نئے revenue measures نہیں لگائے جائیں گے۔ تو یہ اہم ہے۔

دوسری بات جو انہوں نے کی، یہ مجھے لگتا ہےاِدھر ہمارے پچھلے *Rota Day* سے انہوں نے ایک جملہ پکڑا ہوا ہے مگر پھر بھی اہم سوال ہے تو میں ضرور address کرنا چاہوں گا۔ دیکھیں stick and carrot سے مراد بنیادی طور پر یہی ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم ایک enabling environment بنائیں۔۔۔۔ (جاری۔۔T05)

T05-14Nov2025 Ali/Ed: Shakeel 11:10 am

جناب بلال اظہر کیانی: دیکھئے بنیادی طور پر ہم چاہتے ہیں ایک enabling environment بنائیں۔ یہی Prime Minister Sahib کا focus ہے یقیناً ہمارے tax نظام سے کچھ لوگوں کی جائز شکایات بھی آتی ہیں ،ہم روزانہ یہ دیکھتے ہیں، ہم Chambers کے ساتھ بیٹھتے ہیں، ہمیں individual شہریوں کی آتی ہیں، ہمیں کاروباریوں کی آتی ہیں۔ روزانہ ہمارا یہی کام ہے ان کے جائز issues اور مطالبات ہیں اس کو clear کریں تاکہ جو tax payer کا experience ہے FBR کے ساتھ وہ بہتر ہو اور اس کے نتیجے میں ہم ایک ایسی environment بنائیں جہاں پر لوگ مزید wealth declarations بھی کریں۔ tax کی ادائیگی بھی بڑھے، tax rate میں کمی بھی لا سکیں، tax net widen بھی ہو اور لوگ اس میں اپنا حصہ بھی ڈال سکیں۔ جہاں تک Stick کی بات ہے دیکھئیے، بدقسمتی سے اسی ملک میں جہاں پر بہت سارے law-abiding citizens and corporates بھی ہیں، وہاں پر بہت سارے ایسے لوگ بھی ہیں جو اس نظام میں چوری کرتے ہیں اور چوری کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں، تو یقیناً ہمیں ایک carrot کے ساتھ stick کا ایک نظام رکھنا ہوگا تاکہ ان کی نشاندہی کر سکیں، ایک fair طریقے سے ان کے جو جرائم ہیں اس کو ہم identify کر سکیں اور اس کے خلاف action لے سکیں۔ کسی بھی جائز tax payer کو harass یا اس کو مشکل میں ڈالے بغیر تو یہ stick and carrot کے حوالے سے ہم نے enabling environment بھی بنانی ہے تاکہ ہماری tax net میں tax base میں اور tax collection میں اضافہ ہو، tax payer کا جو experience ہے FBR کے ساتھ ، ریاست کے ساتھ جو اس کی interaction ہے وہ بہتر ہو اور ساتھ ہی ساتھ جو

بندہ چوری کر رہا ہے جو شخص یا کوئی کاروبار چوری کر رہا ہے تو یہ بھی ہم نے دکھانا ہے کہ اس کے ارد گرد کسی شخص کو ناجائز تنگ کئے بغیر اس کی ہم چوری پکڑ بھی سکتے ہیں، collection بھی کر سکتے ہیں اور اس کی مثال بھی بنا سکتے ہیں۔ تو یہ مراد تھی جی! مجھے یقین ہے آئندہ پھر سے یہ بات چھیڑیں گے ہم پھر سے اسی طرح جواب دیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Thank you, دنیش کمار صاحب ابھی clearance آ گئی ہے، آپ کے لئے ٹھیک ہے، thank you. سینیٹر پلوشہ صاحبہ۔

سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان: جناب! میں appreciate کروں گی واقعی FBR ماشاء اللہ بہت اچھی ترقی کر رہا ہے، میرے والد کو فوت ہوئے آج چھ مہینے ہو گئے ہیں، روز ان کے mobile پر message آتا ہے حالانکہ پہلے ہی دن NADRA سے ان کی وفات کو تصدیق کروا لیا اور certificate مل گیا، روز message آتا ہے کہ آپ نے tax return فائل نہیں کئے تو میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں ان کی facilitation کا حال ہے کہ عالمِ ارواح میں بھی counter کھل گئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وزیر صاحب۔

جناب بلال اظہر کیانی: اللہ تعالیٰ سینیٹر پلوشہ محمد زئی صاحبہ کے والد صاحب کو غریق رحمت کرے، یہ جو انہوں نے بات کی ہے، دیکھئے ہم آج کل AI based technology پر کوشش کر رہے ہیں کہ outreach بڑھائیں، اس میں یقیناً issues بھی آتے ہیں اور اگر کوئی ایسی چیز ہے یقیناً ہر چیز perfect نہیں ہے بہتری کا اس میں امکان ہوتا ہے اور گنجائش ہوتی ہے تو Madam نے جو point raise کیا ہے جی اس کو specifically اور بھی feedback آتی ہے، it provides us feedback and suggestions for improvement and I am grateful for her guidance.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وزیر صاحب یہ زیر غور مسئلہ ہے، حقیقتاً واقعی! Question No. 134 سینیٹر محمد عبدالقادر صاحب موجود نہیں ہے، سینیٹر پلوشہ محمد زئی صاحبہ کے جو Questions تھے انہوں نے request کی ہے ان کے Questions اب defer کرتے ہیں۔ [1]Question Hour is over. The remaining questions and their printed replies placed on the Table of the House shall be taken as read. Order No. 3 Senator

[1] [*Question Hour is over. The remaining questions and their printed replies placed on the Table of the House shall be taken as read.*]

Farooq Hamid Naik, Chairman Standing Committee on Law and Justice may move Order No. 3. مجھے business لینے دے اس کے بعد۔

<u>Motion under of Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman, Standing Committee on Law and Justice on [The Constitution (Amendment) Bill, 2025]</u>

Senator Shahadat Awan: I, on behalf of Senator Farooq Hamid Naek, Chairman, Standing Committee on Law and Justice, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2025] (Amendment of Article 153) introduced by Senator Zeeshan Khan Zada in the Senate sitting held on 19th May, 2025, may be extended for a period of sixty days with effect from 15th November, 2025.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Order No. 04, Senator Farooq Hamid Naek, Chairman, Standing Committee on Law and Justice, may move Order No. 04.

<u>Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman, Standing Committee on Law and Justice on [The Constitution (Amendment) Bill, 2025]</u>

Senator Shahadat Awan: I, on behalf of Senator Farooq Hamid Naek, Chairman, Standing Committee on Law and Justice, I move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2025] (Amendment of Article 228) introduced by Senator Zeeshan Khan Zada in the Senate sitting held on 19th May, 2025, may be extended for a period of sixty days with effect from 15th November, 2025.

(*At this stage, Mr. Chairman, Syed Yousaf Raza Gilani presided over the proceedings of the House*)

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Khawaja Muhammad Asif, on his behalf, Senator Mohammad Ishaq Dar, please move Order No.05.

<u>Motion under Rule 263 moved for dispensation of rules</u>

Senator Mohammad Ishaq Dar: Thank you Mr. Chairman. On behalf of Minister for Defence, I beg to move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the requirement of Rule 120 of the said Rules regarding notice period be dispensed with in order to take into consideration at once the Bills at Order Nos. 6 to 13, as passed by the National Assembly of Pakistan.

Mr. Chairman: Is it opposed? Now I put the motion before the House.

(The motion was carried unanimously)

Mr. Chairman: Order No. 06, Khawaja Muhammad Asif.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: شکریہ جناب چیئرمین میں دو منٹ کے لئے explain کر دیتا ہوں۔ آپ کو پتا ہے کہ پچھلے چند دنوں میں 27th Constitutional Amendment دونوں Houses میں پہلے یہاں pass ہوئی 10th of November کو پھر یہ National Assembly میں گئی وہاں سے کچھ amendments کے ساتھ واپس آئی اور کل ہم نے اس کو pass کیا۔ اس کے کچھ consequential normal legislative business and laws میں obviously amendments کی ضرورت تھی according to the 27th Amendment تو یہ تینوں جو Army, Air Force and Naval Acts ہیں ان میں تبدیلیوں کے حوالے سے یہ اگلی تین items ہیں۔

<u>Consideration and Passage of [The Pakistan Army (Amendment) Bill, 2025]</u>

Senator Mohammad Ishaq Dar: I, beg to move on behalf of Minister for Defence, move that the Bill further to amend the Pakistan Army Act, 1952 [The

Pakistan Army (Amendment) Bill, 2025], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed? I can have the sense of the House. Now I put the motion to the House.

(The motion was carried*)*

Mr. Chairman: Second reading of the Bill, Clauses 2 to 11, there is no amendment in the Clauses 2 to 11 so, I will put these clauses before the House as one question. The question is that Clauses 2 to 11 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 11 stand part of the Bill.

Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. We may take up Clause 1 of the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title stands part of the Bill. Order No.07.

Senator Mohammad Ishaq Dar: I, beg to move on behalf of Minister for Defence, that the Bill further to amend the Pakistan Army Act, 1952 [The Pakistan Army (Amendment) Bill, 2025], be passed.

Mr. Chairman: Now I put the motion before the House.

دیکھیں یہ Constitutional Amendment نہیں ہے۔ یہ ان کا اپنا ایک، دیکھیں کمیٹی میں sense....(جاری ہے۔۔۔۔T06)

T06–14Nov2025 Imran/ED:Mubashir 11:20 am

جناب چیئرمین: دیکھیں کمیٹی میں .....sense

(مداخلت)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: یہ consequential amendments ہیں، جو 27th Constitutional Bill میں یہاں پر بھی debate ہوئی، دوسری طرف بھی debate ہوئی، whether you like or not like it, its going to be passed. اُس کی consequential amendments ضروری ہیں، یہ آپ کو بھی پتا ہے۔ کامران مرتضیٰ صاحب میرے honourable بھائی ہیں۔ اس لیے یہ simple consequential amendments ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: میں اُن کو تھوڑا سا explain کرتا ہوں کہ اگر کمیٹی میں بھی بھیجنا ہوتا which is not needed, I can take the sense of the House. اگر sense of the House میں majority یہ چاہ رہی ہے کہ یہ فیصلہ ہو تو پھر میں اکیلا تو نہیں کر سکتا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اس کو oppose کرنا آپ کا حق بنتا ہے۔

I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed.

اب unanimously کہوں یا نہ کہوں، OK.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ For the information میں نے personally پارلیمانی لیڈر صاحب کو فون کیا۔ He was busy اور اسی طریقے سے میں چاہتا تھا کہ میں۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جب officially ہو جائے تو۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں نے کبھی prerogative کی بات نہیں کی۔ میں یہ کہا ہے کہ due process will be followed. Minister *Sahib*! Have you moved?

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! before I move item No.08, میری humble تجویز ہو گی۔

(مداخلت)

Senator Mohammad Ishaq Dar: This is no way to conduct business in this House. He can't tell you …

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please order in the House. آپ نے کہہ دیا ہے اور میں سمجھ گیا ہوں۔

Consideration and Passage of [The Pakistan Air Force (Amendment) Bill, 2025]

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میری گزارش یہ ہے کہ this is not the way to conduct the business in the House. یہ میری humble گزارش ہے۔ چیئرمین کو یہ کہا کہ آپ بغیر کسی process کے کر سکتے ہیں it is very derogatory. Anyways, I beg to move that the Bill further to amend The Pakistan Air Force Act, 1953 [The Pakistan Air Force (Amendment) Bill, 2025], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

جناب چیئرمین: ایک منٹ۔ میں صرف یہ explain کر دوں کہ کوئی بھی business related to the Speaker or the Chairman Senate, that cannot be raised here. You can come to the Office and discuss. آپ میرے پاس دوبارہ آئیں۔

I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted. We take up second reading of the Bill i.e. clause by clause consideration of the Bill. Clauses 2 to 5. There is no amendment in the Clauses 2 to 5, so I will put these clauses as one question. The question is that Clauses 2 to 5 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 5 stand part of the Bill. Clause 1, Preamble and the Title of the Bill. We now take Clause 1, The Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, The Preamble and the Title stands part of the Bill. Order No.09. Khawaja Asif, please move Order No.09. Leader of the House, please move on his behalf.

Senator Mohammad Ishaq Dar: I, on behalf of Khawaja Muhammad Asif, Minister for Defence, move that Bill further to amend the Pakistan Air Force Act, 1953 [The Pakistan Air Force (Amendment) Bill, 2025], be passed.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: خواجہ صاحب! خواجہ صاحب آ گئے ہیں۔

Khawaja Sahib! I am putting the Bill because it has already been moved. Khawaja *Sahib*! I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed. Order No. 10. Khawaja Muhammad Asif, may move Order No.10.

<u>Consideration and Passage of [The Pakistan Navy (Amendment) Bill, 2025]</u>

Khawaja Muhammad Asif (Minister for Defence): I, Minister for Defence, move that the Bill further to amend the Pakistan Navy Ordinance, 1961 [The Pakistan Navy (Amendment) Bill, 2025], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted, unanimously. We now take up second reading of the Bill i.e. clause by clause consideration of the Bill. Clauses 2 to 6. There is no amendment in the clauses 2 to 6, so I will put these clauses as one question. The question is that clauses 2 to 6 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 6 stand part of the Bill. Clause 1, The Preamble and the Title, of the Bill. We may now take up Clause 1, The Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, The Preamble and the Title, stands part of the Bill. Order No.11. Order No. 11. Khawaja Muhammad Asif, may move Order No.11.

Khawaja Muhammad Asif**:** I, Minister for Defence, move that the Bill further to amend the Pakistan Navy Ordinance, 1961 [The Pakistan Navy (Amendment) Bill, 2025] be passed.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed. Order No. 12. Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice, please move Order No.12. On his behalf Minister for Parliamentary Affair please move.

Consideration and Passage of [The Supreme Court (Practice and Procedure) (Amendment) Bill, 2025]

Dr. Tariq Fazal Chudhary: I, on behalf of Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice, move that the further Bill to amend the Supreme Court (Practice and Procedure) Act, 2023 [The Supreme Court (Practice and

Procedure) (Amendment) Bill, 2025], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted. We now take up second reading of the Bill i.e. clause by clause consideration of the Bill. Clauses 2 to 4. There is no amendment in the clauses 2 to 4, so I will put these clauses as one question. The question is that clauses 2 to 4 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 4 stand part of the Bill. Clause 1, The Preamble and the Title, of the Bill. We may now take up Clause 1, The Preamble and the Title, of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, The Preamble and the Title, stands part of the Bill unanimously. Order No.13. Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice, please move Order No.13. On his behalf Minister for Parliamentary Affairs, please move.

Dr. Tariq Fazal Chudhary: I, on behalf of Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice, move that the further Bill to amend the Supreme Court (Practice and Procedure) Act, 2023 [The Supreme Court (Practice and Procedure) (Amendment) Bill, 2025], be passed.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed. Order No.14. Rana Tanveer Hussain, Minister National Food Security and Research please move Order. No.14.

Consideration of [The National Agri-trade and Food Safety Authority Bill, 2025]

Rana Tanveer Hussain (Minister for National Food Security and Research): I, Minister for National Food Security and Research, move that the Bill to establish the National Agri-trade and Food Safety Authority [The National Agri-trade and Food Safety Authority Bill, 2025], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted. There is an amendment in Clause 2. Minister *Sahib*! Please move the amendment.

(Followed by …. T07)

T07-14Nov2025 Abdul Ghafoor/Ed: Khalid 11.30 AM

Mr. Chairman: (Continued….) There is an amendment in Clause 2. Minister sahib! please move the amendment.

Rana Tanveer Hussain: Sir, I wish to move an amendment in clause 2 of the National Agri-trade and Food Safety Authority Bill, 2025.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I, now put the amendment before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that, Clause 2 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 3, as amended, stands part of the Bill. There is an amendment in Clause 3. Please move the amendment.

Rana Tanveer Hussain: Sir, I wish to move an amendment in clause 3 of the National Agri-trade and Food Safety Authority Bill, 2025.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I, now put the amendment before the House.Rana sahab, have you made a mistake? Rana sahab, move clause 3 again because I see some errors in it.

Rana Tanveer Hussain: Sir, I wish to move an amendment in clause 3 of the National Agri-trade and Food Safety Authority Bill, 2025.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I, now put the amendment before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that, Clause 3 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 4. There is an amendment in Clause 4. Please move the amendment.

Rana Tanveer Hussain: Sir, I wish to move an amendment in clause 4 of the National Agri-trade and Food Safety Authority Bill, 2025.

(The amendment was moved)

(The Chair recognized the presence of a group of Lex International College, Multan with students and teachers sitting in the Gallery)

(Desk Thumping)

Mr. Chairman: I, now put the amendment to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that, clause 4 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 5. There is an amendment in Clause 5. Please move the amendment.

Rana Tanveer Hussain: Sir, I wish to move an amendment in clause 5 of the National Agri-trade and Food Safety Authority Bill, 2025.

(The amendment was moved)

(Followed by…T08)

T08-14Nov2025 Tariq/Ed: Shakeel 11:40 am

Mr. Chairman: I put the amendment before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that, clause 5, as amended, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 5, as amended, stands part of the Bill. There is an amendment in clause 6, please move amendment.

Rana Tanveer Hussain: Sir, I move amendment in clause 6 of National Agri-Trade and Food Safety Authority Bill, 2025.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I now put the amendment before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that, clause 6 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 6, as amended, stands part of the Bill. There is an amendment in clause 7, please move amendment.

Rana Tanveer Hussain: Sir, I move amendment in clause 7 of National Agri-Trade and Food Safety Authority Bill, 2025.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I now put the amendment before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that, clause 7 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 7, as amended, stands part of the Bill. There is an amendment in clause 8, please move amendment.

Rana Tanveer Hussain: Sir, I move amendment in clause 8 of National Agri-Trade and Food Safety Authority Bill, 2025.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I now put the amendment before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that, clause 8 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 8, as amended, stands part of the Bill. There is an amendment in clause 20, please move amendment.

Rana Tanveer Hussain: Sir, I move amendment in clause 20 of National Agri-Trade and Food Safety Authority Bill, 2025.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I now put the amendment before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted. The question is that, clause 20, as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 20, as amended, stands part of the Bill. There is an amendment in clause 21, please move amendment.

Rana Tanveer Hussain: Sir, I move amendment in clause 21 of National Agri-Trade and Food Safety Authority Bill, 2025.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I now put the amendment before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that, clause 21 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 21, as amended, stands part of the Bill. There is an amendment in clause 22, please move amendment.

Rana Tanveer Hussain: Sir, I move amendment in clause 22 of National Agri-Trade and Food Safety Authority Bill, 2025.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I now put the amendment before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that, clause 22 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 22, as amended, stands part of the Bill. There is an amendment in clause 24, please move amendment.

Rana Tanveer Hussain: Sir, I move amendment in clause 24 of National Agri-Trade and Food Safety Authority Bill, 2025.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I now put the amendment before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that, clause 24 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 24, as amended, stands part of the Bill. There is an amendment in clause 26, please move amendment.

Rana Tanveer Hussain: Sir, I move amendment in clause 26 of National Agri-Trade and Food Safety Authority Bill, 2025.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I now put the amendment before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that, clause 26 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 26, as amended, stands part of the Bill. There is an amendment... (Followed by T09)

T09-14NOV2025 Mariam Arshad/Ed:Mubashir 11:50 a.m.

Mr. Chairman (Continued...):.There is an amendment in Clause 27, in the name of Rana Tanveer Hussain, please move the amendment.

Rana Tanveer Hussain: I, wish to move an amendment in Clause 27.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I, now put the amendment before the house.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that Clause 27 as amended do form part of the bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Clause 27 as amended stands part of the bill.There is an amendment in Clause 28, in the name of Rana Tanveer Hussain, please move the amendment.

Rana Tanveer Hussain: I, wish to move an amendment in Clause 28.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I, now put the amendment before the house.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that Clause 28 as amended do form part of the bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Clause 28 as amended stands part of the bill.There is an amendment in Clause 31, in the name of Rana Tanveer Hussain, please move the amendment.

Rana Tanveer Hussain: I, wish to move an amendment in Clause 31.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I, now put the amendment before the house.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that Clause 31 as amended do form part of the bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Clause 31 as amended stands part of the bill.There is an amendment regarding insertion of new Clause 31-A. Please move the amendment.

Rana Tanveer Hussain: I, wish to move an amendment regarding insertion of new Clause 31-A.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I, now put the amendment before the house.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that Clause 31-A do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Clause 31-A stands part of the Bill. There is an amendment in Clause 32, in the name of Rana Tanveer Hussain, please move the amendment.

Rana Tanveer Hussain: I, wish to move an amendment in Clause 32.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I, now put the amendment before the house.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that Clause 32 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Clause 32 as amended stands part of the Bill. There is an amendment in Clause 33, in the name of Rana Tanveer Hussain, please move the amendment.

Rana Tanveer Hussain: I, wish to move an amendment in Clause 33.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I, now put the amendment before the house.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that Clause 33 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Clause 33 as amended stands part of the bill. There is an amendment in Clause 34, in the name of Tanveer Hussain, please move the amendment.

Rana Tanveer Hussain: I, wish to move an amendment in Clause 34.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I, now put the amendment before the house.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that Clause 34 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Clause 34 as amended stands part of the bill. There is an amendment in Clause 35, in the name of Rana Tanveer Hussain, please move the amendment.

Rana Tanveer Hussain: I, wish to move an amendment in Clause 35.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I, now put the amendment before the house.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that Clause 35 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Clause 35 as amended stands part of the Bill. There is an amendment in Clause 36, in the name of Rana Tanveer Hussain, please move the amendment. (Continued…T10)

T10-14Nov2025 FAZAL/ Ed: Shakeel 12:00 PM

Mr. Chairman: There is an amendment in Clause 36, in the name of Rana Tanveer Hussain, please move the amendment.

Rana Tanveer Hussain: Sir, I move an amendment in Clause 36 of National Agri-trade and Food Safety Authority Bill, 2025.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I, now, put the amendment before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that Clause 36 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Clause 36 as amended stands part of the Bill. Clause 37 there is an amendment, please move.

Rana Tanveer Hussain: Sir, I move an amendment in Clause 37 of National Agri-trade and Food Safety Authority Bill, 2025.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I, now, put the amendment before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that Clause 37 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Clause 37 as amended stands part of the Bill. There is an amendment in Clause 38 (3), please move.

Rana Tanveer Hussain: Sir, I move an amendment in Clause 38 (3) of National Agri-trade and Food Safety Authority Bill, 2025.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I, now, put the amendment before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that Clause 38 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Clause 38 as amended stands part of the Bill. Clause 41, there is an amendment.

Rana Tanveer Hussain: Sir, I move an amendment in Clause 41 of National Agri-trade and Food Safety Authority Bill, 2025.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I, now, put the amendment before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that Clause 41 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Clause 41 as amended stands part of the Bill. Clause 42, please move. There is an amendment.

Rana Tanveer Hussain: Sir, I move an amendment in Clause 42 of National Agri-trade and Food Safety Authority Bill, 2025.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I, now, put the amendment before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that Clause 42 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Clause 42 as amended stands part of the Bill. Clause 43, there is an amendment, please move.

Rana Tanveer Hussain: Sir, I move an amendment in Clause 43 of National Agri-trade and Food Safety Authority Bill, 2025.

(The amendment was moved)

Mr. Chairman: I, now, put the amendment before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is that Clause 43 as amended do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Clause 43 as amended stands part of the Bill. There is no amendment in Clauses 9 to 19, 23, 25, 29, 30, 39, and 40. Therefore, I put these clauses together as one question before the House. The question is that Clauses 9 to 19, 23, 25, 29, 30, 39, and 40 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Clauses 9 to 19, 23, 25, 29, 30, 39, 40 stand part of the Bill. Clause 1, the Preamble and the Title, of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and the Title, of the Bill. Yes, Rana Sahib. The question is that Clause 1, Preamble and the Title, do stand part of the Bill?

Senator Sherry Rehman: Sir, no, no.

Mr. Chairman: Yes, Sherry Rehman Sahiba.

Senator Sherry Rehman

سینیٹر شیری رحمان: جناب چیئرمین! ہم obstruction نہیں کرنا چاہتے لیکن کمیٹی میں جو Bill آیا تھا اور اس پر جو amendments آئے ہیں ان میں بہت فرق ہے۔ I would please urge you to stop the passage of this bill because the Committee Chair کو بھی ان amendments کا پتا نہیں ہے۔ کمیٹی کے بعد 40 Amendments نہیں آتے۔ پیپلز پارٹی نے اس میں جو بھی amendment ڈالا تھا وہ نظر نہیں آرہا ہے۔

So, we are requesting that you defer this until we have had a chance to look at the amendments. How do they come after the committee? Sir, we are not voting for it like this. This is bad, bad precedent. Sir, I am sorry. No, no.

پیپلز پارٹی کے اراکین سب باہر جائیں۔

Mr. Chairman: You are only confined to which…

سینیٹر شیری رحمان: جناب چیئرمین! آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

(مداخلت)

سینیٹر شیری رحمان: یہ کمیٹی کے Chair ہیں۔

Mr. Chairman: Minister Sahib. (Continued T11)

T11-14Nov2025 Naeem Bhatti/ED; Shakeel 12:10 pm

Mr. Chairman: (Continue…..) Minister Sahib,

(Interruption)

رانا تنویر حسین (وزیر برائے قومی غذائی تحفظ و تحقیق) :آپ جواب تو سن لیں، جو فیصلہ کرنا ہے کر لیں۔ جناب والا! اس میں بڑی simple بات ہے کہ ایک Ordinance جاری ہوا۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Call the Leader of the House and Minister for Law.

(Interruption)

Mr. Chairman: Please take your seats; I want to give my ruling. Minister for Parliamentary Affairs has requested that we should defer.

رانا تنویر حسین: جناب والا! اگر یہ میری بات سنیں گے تو میں ان کو جواب دوں گا۔

جناب چیئرمین: آپ بات کریں، وہ سمجھ جائیں گے۔

رانا تنویر حسین: جناب والا! میں پہلے اس کے merits پر بات کرلوں، پھر جو یہ کہیں گے کر لیں گے۔ اگر شور کرنا ہے تو پھر شور کرتے رہیں۔

Mr. Chairman: Minister Sahib, address the Chair, I will regulate the House.

رانا تنویر حسین: جناب والا! یہ ایک Ordinance جاری ہوا جو in place ہے، ہم اس کے مطابق آگے بڑھ رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں،آپ بھی بیٹھیں۔

رانا تنویر حسین: جناب والا! اس کے بعد ہمارا Bill یہاں lay ہوا، یہ Standing Committee کے پاس گیا، Standing Committee نے اسے دیکھا اور pass کیا۔ جب ہم نے اسے دوبارہ دیکھا تو اس میں جتنی بھی amendments تھیں، ان میں سوائے چھ کے، ان میں material changes ہیں، Ministry of Law نے ہمیں کہا کہ اس میں باقی comma, full stop, یہ چیزیں بہتر کرلیں۔ ہم نے وہ کیا اور اس میں جو دوسرا فرق تھا جسے Standing Committee میں نہیں دیکھا گیا کہ surplus staff, اس وقت جو employees ہیں،

(مداخلت)

Rana Tanveer Hussain: Just to create a fuss nothing else.

آپ اُدھر بھیج دیں، میری بات ہی نہیں سنتے آپ، میں اب concede کرنے لگا ہوں، یہ کوئی بات ہے۔ میں concede کر رہا ہوں لیکن میں نے صرف اس کی background بتانا چاہتا ہوں، آپ background بھی نہیں سننا چاہتیں،

you are acting like a dictator.

سینیٹر شیری رحمان: آپ میری بات سنیں۔

رانا تنویر حسین: جناب والا! میں نے تمام سینیٹرز کو background بتانا ہے کہ کیا بات ہے۔

(مداخلت)

رانا تنویر حسین: میں تو کہنے لگا تھا کہ ٹھیک ہے، آپ جو کہتے ہیں، ایوان جو کہتا ہے کر دیں لیکن بات یہ ہے کہ میں اس پر بتاؤں تو سہی کہ اس کا background کیا ہے۔

(مداخلت)

رانا تنویر حسین: جناب چیئرمین! میں کہتا ہوں کہ اگر یہ لوگ اسے دوبارہ دیکھنا چاہتے ہیں، Chairman Standing Committee نے کہا، اگر مجھے کہہ دیتے، to be honest مجھے پتا ہے کہ ہم بہت اچھا کام کر رہے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ میں اس پر یہی کہہ رہا تھا کہ یہ جو کہتے ہیں وہ کر لیتے ہیں۔ آپ اسے دوبارہ کمیٹی میں refer کر دیں۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب! اب میں فاروق ایچ نائیک صاحب کی رائے لے لوں۔

(مداخلت)

رانا تنویر حسین: جناب والا! یہ بات نہیں ہے، اگر یہ اس طرح بات کریں گے تو میں ان کا سب کچھ بتا دوں گا کہ یہ ہمیں کیا کہتے ہیں، کیا سفارشیں کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: دیکھیں، ہم نے انہیں 1985 کے بعد تنگ کیا ہے۔

I have already given the floor to Farooq Naek Sahib. They have no objection.

سینیٹر فاروق ایچ نائیک: جناب والا! آپ اسے defer for reconsideration کر دیں، let them reconsider

it, for the time being آپ اسے defer کر دیں۔

جناب چیئرمین: میں legal position دیکھ رہا ہوں، defer کر دوں۔ The Bill stands deferred. Please order in the House, Minister for Finance. On his behalf Minister for Parliamentary Affairs please move Order No. 16. یہ پہلے point out کر دیتے، اب ساری exercise ہو چکی ہے۔ جی۔

<u>Laying of Reports regarding the appropriation accounts for the FY 2024-25 and audit reports of the Auditor-General of Pakistna for the audit year, 2024-25</u>

Dr. Tariq Fazal Chaudhry (Minister for Parliamentary Affairs): Sir, I on behalf of Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue beg to lay before the Senate the appropriation of accounts for the Financial Year, 2024-25 and audit reports of the Auditor-General of Pakistan for the audit year, 2024-25, as required by Article 171 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Chairman: Reports stands laid. Haji Hidayatullah Sahib.

سینیٹر ہدایت اللہ خان: جناب والا! اس میں کافی وقت ہو گیا ہے۔ یہ Fatima University of Science and Technology کا ہے۔ مہربانی کرکے آپ اسے لے لیں تاکہ ہم اسے پیش کریں۔

Mr. Chairman: Please move the Order No. 21.

<u>Motion moved by Senator Hidayat Ullah for dispensation of Rules</u>

Senator Hidayat Ullah Khan: I, wish to move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the requirement of Rule 25 of the said Rules be dispensed with in order to take into consideration at once the Private Members, Bill at order No. 21

Mr. Chairman: I now put the motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion was adopted unanimously.(Continued……T12)

Mr. Chairman: I now put the motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Now, we take up second reading of the Bill. There is no amendment in Clauses 2 to 35, so, I put the Clauses before the House as one question. The question is that Clauses 2 to 35 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 35 stand part of the Bill. Now, we take up Clause 1, the Preamble and Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and Title do stand part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No. 23 is in the name of Senator Hidayatullah Khan.

Senator Hidayatullah Khan: Mr. Chairman, thank you. I move that the Bill to provide for establishment of the Fatima University of Sciences and Technology in Multan [The Fatima University of Sciences and Technology Bill, 2025] be passed.

Mr. Chairman: I now put the motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Bill stands passed unanimously. Senator Qurat-Ul-Ain.

Point of Order raised by Senator Qurat-Ul-Ain regarding taking up Private Members' Bills on the agenda

Senator Qurat-Ul-Ain: Mr. Chairman, I want to draw your attention on one thing. I understand that universities are very important but this was a Private Member's Bill which has been included in the supplementary agenda.

ہم تمام اراکین نےPrivate Member Billsڈالے ہوئے ہیں، چھ چھ مہینے سے کمیٹیوں سے منظور ہو چکے ہیں، ہر مرتبہMondayپر رہ جاتا ہے، ہمارےbillsنہیں آتے۔Some animals are more equal than othersوالی بات سینیٹ میں نہ کریں۔ اگر ہمارےbillsبھی اس طرحsupplementaryمیں آ جائیں تو ہم بہتgratefulہوں گے۔

جناب چیئرمین: آ جائیں گے۔ ابھی ایک توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔ سینیٹر ضمیر گھمرو صاحب! پیش کریں۔

<u>Calling Attention Notice raised by Senator Zamir Hussain Ghumro regarding decision of the Government to appoint Principal Accounting Officers from private sector in violation of law</u>

سینیٹر ضمیر حسین گھمرو: جناب! ایک توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔ It is regarding the appointment of the Principal Accounting Officers.اس کے لیے حکومت نے اخبار میں اشتہار دیا ہے۔ جناب! قانون کے تحت پرنسپل اکاؤنٹنگ افسر متعلقہ وزارت کا سیکرٹری ہوتا ہے۔ وہ سروس آف پاکستان یا فیڈرل سروس سےbelongکرتا ہے۔ پرنسپل اکاؤنٹنگ افسران کے لیے حکومت نےadvertisementدی ہے کہ Principal Accounting Officers shall be appointed from outside the Government departments. Sir, this advertisement is in violation of the law.اس کی وجہ یہ ہے کہ آرٹیکل260 میں سروس آف پاکستانdefinedہے اور اس میں federal service governs the Federal Government.وفاقی حکومت جس شخص کو پرنسپل اکاؤنٹنگ افسر رکھتی ہے، وہ متعلقہ محکمے کا سیکرٹری ہوتا ہے یا پھرlawمیں دیا گیا ہو لیکن یہwithout abiding the concerned lawپرائیویٹ سیکٹر سے لے رہے ہیں۔ یہlawکیviolationہے۔

اس وجہ سے میری گزارش ہے کہ یہ معاملہ متعلقہ کمیٹی کو بھیجا جائے تاکہ اس پرdeliberationsہوں اور قانون کے مطابق اس پر عمل کیا جائے۔ یہ ایک بڑاserious issueہے۔ Principal Accounting Officers are the Secretaries of the departments.یہ اشتہار کے ذریعے باہر سے، پرائیویٹ سیکٹر سے لے کر آ رہے ہیں۔ This issue may be taken up in the relevant Committee.میری یہی گزارش ہے۔

Mr. Chairman: Ok, it is referred to the relevant Committee. Minister sahib, would you respond? When we have referred, then what would you respond? Minister sahib, we have referred this matter to the Committee.

جناب طارق فضل چوہدری: آپ نے کمیٹی کو refer کر دیا ہے، ٹھیک ہے جناب۔ کوئی issue نہیں۔ ویسے میں بتا رہا تھا کہ یہ normal practice نہیں ہے۔

Mr. Chairman: There is no need. Please take you seat. Senator Palwasha has the floor.

Point of Public Importance raised by Senator Palwasha Mohammed Zai Khan regarding press conference by Deputy Commissioner Islamabad

سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان: چیئرمین صاحب! شکریہ۔ میں آپ کے توسط سے ایک point of public importance اٹھانا چاہ رہی ہوں۔ باقی اراکین سے بھی درخواست ہے کہ شاید انہیں بھی میری بات ٹھیک لگے۔ کل ڈپٹی کمشنر اسلام آباد نے ایک پریس کانفرنس کی۔ ان کے ساتھ تمام law enforcement کے افسران بھی کھڑے تھے، ہمارے colleague Minister طلال صاحب بھی تھے۔ کہا یہ گیا کہ اسلام آباد میں کوئی سروے ہو رہا ہے جس میں لوگوں کے گھروں پر گھنٹیاں دے کر کہا جائے گا کہ آپ کے گھر میں جتنے لوگ رہتے ہیں، ان کے کوائف دیں، کون کون ہے، کس کس وقت ہے، کون کون نوکر ہے۔ ایک app download کریں اور اس پر گھر میں جو جو کوئی ہے، ان کی تمام details دیں۔ اس کے ساتھ اپنی cars پر e-tag لگوائیں اور اگر نہ کیا تو ہم forcibly enter کریں گے۔

چیئرمین صاحب! مجھے یہ بتایا جائے کس قانون کے تحت آپ لوگوں کے گھروں پر bells دے کر انہیں ہراساں کریں گے اور forcibly ان سے ان کی private information لیں گے؟ اگر آپ یہ کریں گے تو وہ کل dark web پر سو سو روپے کی بکے گی اور کوئی اجرتی قاتل میرے، آپ کے یا کسی کے گھر آنا چاہے تو اسے کون روکے گا؟ کوئی کسی کی private information لینا چاہے تو اسے کون روکے گا؟ کیسے کوئی افسر شہریوں کو یہ کہہ سکتا ہے کہ اگر آپ نے نہ کیا تو ہم آپ کے گھر کے اندر گھسیں گے؟ اس کے ساتھ e-tag ہے جو آپ کی جگہ جگہ monitoring کرے گا۔ جہاں جہاں آپ کی گاڑی جائے گی، سمیت آپ تمام اراکین کے، حالانکہ ہماری سرکاری گاڑی کے لیے تو نہیں ہے لیکن جو اپنی private cars use کر رہے ہیں، وہ جہاں جہاں جائیں گے، ان کی location کہاں جائے گی، ہمیں کیا پتا؟ اس قسم کا دھمکانا، میں سمجھتی ہوں قابل مذمت ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنی غلطی تسلیم کریں، سب کو پتا تھا کہ suicide bombers تیار ہو گئے ہیں، کس طریقے سے وہ یہاں تک آیا اور انہوں نے نہیں روکا۔ کیا اس پر کوئی heads roll ہوئے، کسی نے ذمہ داری لی؟ اس کے باوجود آپ آتے ہیں، audacity سے کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر اسلام آباد کے شہری اس پر راضی نہ ہوئے تو ہم ان کے گھروں کے اندر گھسیں

گے۔ جو شہری target ہوا، کسی کو پتا چلے گھر میں صرف عورتیں ہیں، کسی کو پتا چلے یہاں بزرگ ہیں، کسی کو پتا چلے کہ یہاں بچے ہیں، وہ چور، ڈاکو، قاتل اور لٹیرے وہاں گھس جائیں تو کیا ڈپٹی کمشنر اور ساری وزارت داخلہ پھر اس کا ٹھیکہ اٹھائے گی؟ کیا وہ ہر آدمی کی safety کے لیے ذمہ دار ہوں گے؟ پہلے ہی آپ کے، ہمارے بلکہ سب کے جو بھی کوائف ہیں، پانچ پانچ سو روپے میں dark web پر بکے ہیں سمیت ہمارے پی۔ٹی۔اے کے چیئرمین کے۔ ان کے کوائف بھی بکے ہیں اور وہاں پڑے ہوئے ہیں۔ لہٰذا، چیئرمین صاحب! آپ اس پر ruling دیں۔ اس معاملے کو کمیٹی میں بھیجیں۔ یہ ایک بہت serious معاملہ ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، بعد میں جواب دیں گے۔ شیری رحمان صاحبہ! یہ ہم نے total exercise کی ہے، 43 یا 45 ترامیم کی ہیں۔ ترامیم کے بعد معاملہ جب passage پر آیا تو اس وقت آپ نے objection کی۔ We have wasted time of the House and even we left so early for this. آپ نے یہ چیز پہلے point out کیوں نہیں کی؟

سینیٹر شیری رحمان: جناب! شکریہ۔ میں نے یہ point out نہیں کیا کیونکہ کمیٹی چیئر ہمارے تھے اور انہوں نے مجھے آگاہ نہیں کیا۔۔۔

Mr. Chairman: Who was the Chairman?

سینیٹر شیری رحمان: سینیٹر مسرور ہیں۔ اس وقت یہ ان کا بھی fault نہیں ہے۔ انہوں نے مجھے نہیں بتایا۔

جناب چیئرمین: وہ تو خود ووٹ دیتے رہے ہیں، 43 times کھڑے ہوئے ہیں۔

سینیٹر شیری رحمان: جناب! مجھے بولنے کی اجازت دیں۔ مجھے باہر ایک colleague نے بلایا تھا کہ کوئی کام ہے، وہ MNA ابھی بھی بیٹھے ہیں، میں نے کہا میں آتی ہوں۔ اب یہ کمیٹی چیئر نے مجھے نہیں بتایا کہ approve نہیں تھے۔ میں پوچھنے کے لیے اندر آئی کہ اتنی ساری ترامیم کب approve ہوئی ہیں، مجھے نظر نہیں آرہا۔

جناب چیئرمین: نہیں نہیں، آپ کے سامنے ہوا، آپ بھی کھڑی ہوئی ہیں، ہاؤس میں ہوئی ہیں۔

سینیٹر شیری رحمان: نہیں جناب! میں نہیں کھڑی ہوئی تھی۔ کمیٹی چیئر نے نہیں کہا۔ اب کمیٹی رپورٹ آگئی ہے۔ میں کسی کو بھی blame نہیں دینا چاہتی۔

(اس موقع پر ایوان میں اذانِ جمعہ سنائی دی)

(T13 پر جاری ہے)

(اس موقع پر ایوان میں اذان جمعہ سنائی دی)

سینیٹر شیری رحمان: جناب! میں یہ وضاحت کرنا چاہوں گی کہ Chairperson Committee کو پتا نہیں تھا کہ یہ amendmentsآئی ہیں۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ابھی جو یہ exercise ہوئی ہے، اسے 84 channels in the world نے live دیکھا اور ہم نے سارا approve کرکے جب last میں passage پر پہنچے تو آپ نے اسے روک دیا۔

Senator Sherry Rehman: So, should not have I stopped it?

Mr. Chairman: At the last moment! After forty-three amendments?

سینیٹر شیری رحمان: میں باہر بیٹھی تھی اور TV پر دیکھ رہی تھی۔ میں نے Chairperson Committee سے پوچھا کہ اتنی زیادہ amendments کیسے ہو رہی ہیں۔ یہ تو ہمیں سیکرٹریٹ نے بھی نہیں بتایا۔ آپ ان سے بھی پوچھ لیجیے۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر مسرور احسن! آپ کو بل کے کون سے clause پر اعتراض ہے؟

Senator Syed Masroor Ahsan

سینیٹر سید مسرور احسن: شکریہ، جناب چیئرمین! میرا سب سے پہلا اعتراض یہ ہے کہ کمیٹی نے ایک رپورٹ پیش کی جسے آپ نے یہاں lay کیا۔ اس کے بعد اگر کوئی amendment آنی تھی تو ہمیں Rule 105 کے تحت amendment کا نوٹس دینا چاہیے تھا۔ انہوں نے ہمیں وہ نوٹس بھی نہیں دیا۔ میں اپنے legal ساتھیوں سے مشورے کے بعد آخر میں اس بات پر پہنچا کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور ہمیں کوئی نوٹس بھی نہیں ملا۔ میں اتنا پریشان تھا کہ میں نے کہا کہ شاید ہماری رپورٹ میں کوئی خامی رہ گئی ہے۔ انہیں Rule 105 کے تحت amendment کا نوٹس دینا چاہیے تھا اور وہ کسی کو بھی نہیں دیا۔

جناب چیئرمین: چلیں ٹھیک ہے۔ چونکہ میں نے اسے defer کیا ہے تو آپ آپس میں بیٹھ کر اسے resolve کرلیں۔

(مداخلت)

سینیٹر شیری رحمان: منسٹر صاحب کہہ کر گئے ہیں کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: انہوں نے یہ بات میرے سامنے تو نہیں کہی۔

سینیٹر شیری رحمان: جی کہا ہے۔On record کہا ہے۔

Mr. Chairman: Has he said something?

سینیٹر شیری رحمان: رانا ثناء اللہ صاحب، آپ نہیں بلکہ Minister for Food یہ کہہ کر گئے ہیں کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔

Mr. Chairman: O.K. There are two Ranas.

سینیٹر شیری رحمان: Yes, there are two Ranas لیکن منسٹر صاحب نے کہا کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: دیکھیں، Ministers کی ایک collective responsibility ہوتی ہے۔ Rana Sanaullah as Minister for Political Affairs....

سینیٹر شیری رحمان: Minister for Food کہہ کر گئے ہیں کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ ٹھیک تو ہے اگر ہم واپس اسے کمیٹی بھیجنے کے لیے تیار ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر رانا ثناء اللہ ! آپ انہیں endorse کرتے ہیں؟

سینیٹر رانا ثناء اللہ خان: جناب، رانا تنویر صاحب جو concerned Minister ہیں، ان کی موجودگی میں آپ نے جو بات کی ہے یا جو فیصلہ کیا ہے، میرے خیال ہے کہ اسی کو آگے لے جایا جائے۔

جناب چیئرمین: میں نے تو فیصلہ کر دیا لیکن جتنی exercise ہوئی ہے اور اسے پوری دنیا دیکھ چکی ہے، مجھے اس پر بڑی embarrassment ہوئی ہے۔

سینیٹر رانا ثناء اللہ خان: آپ نے جس چیز کی نشان دہی کی ہے، وہ بھی درست ہے کہ یہ after thought ہے کہ جب یہ سارا process ہو گیا اور اب انہیں خیال آیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے انہوں نے نوٹس نہیں لیا۔ جب انہوں نے نوٹس لیا تو منسٹر صاحب نے concede کیا۔

جناب چیئرمین: دیکھیں میری تجویز یہ ہے کہ آپ coalition partners آپس میں بیٹھ کر ابھی طے کر لیں کہ آپ کو کن amendments پر اعتراض ہے تاکہ پھر ایک ہی بل لے کر آئیں۔

سینیٹر رانا ثناء اللہ خان: میرے خیال میں آپ کی یہ ruling مناسب ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر رانا ثناءاللہ خان: Defer تو ہو چکا ہے لیکن ابھی اس پر بیٹھ کر بات تو ہو جائے۔

جناب چیئرمین: جی فوری اس پر بات کریں۔ This is an important issue.

سینیٹر رانا ثناءاللہ خان: آپ نے اسے defer کر دیا ہے اور بجائے کمیٹی کو بھیجنے کی، ہم آپس میں بیٹھ کر بات کرلیں اور اسے resolve کرلیا جائے۔

Mr. Chairman: I am expressing my views that I have been embarrassed. Yes, Senator Anusha Rehman, please speak on a Point of Order.

(At this stage, Mr. Presiding Officer, Senator Manzoor Ahmed, presided over the proceedings of the House)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر انوشہ رحمان۔

سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! کل رات سے ہمارے سامنے۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحبہ! Orders of the Day میں بس ایک Calling Attention Notice رہ گیا ہے۔ پہلے اسے لے لیتے ہیں۔

سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان: چیئرمین صاحب نے مجھے floor دیا تھا اور میں نے چھوٹی سی بات کرنی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ٹھیک ہے۔ بات کریں۔

سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان: جناب! ہمارے سامنے کل سپریم کورٹ کے دو ججز کے استعفے آئے اور جو اس کا content تھا، اسے بے تحاشہ سیاسی content کے طور پر دیکھا گیا اور اس پر بہت بحث و مباحثہ جاری ہے۔ میں صرف آپ کے سامنے اور floor پر یہ بات کہنا چاہ رہی تھی کہ سیاسی بیان بازی اور سیاسی فیصلے لکھنے والے ججز نے اگر کل استعفیٰ دیا اور اس بات پر دیا کہ سپریم کورٹ کو اپنی accountability اور اپنے طریقہ کار کو بہتر بنانے کے لیے جو کام خود کرنا چاہیے تھا اور جب انہوں نے نہیں کیا تو عوام کی آواز پر پارلیمنٹ نے آخر کل یہی قانون سازی کی۔ Ideal یہ ہوتا کہ سپریم کورٹ benches بنانے کے لیے rules میں ترامیم کرتی۔ بہتر یہ ہوتا کہ پچھلے دس سال سے bench

making powers کے حوالے سے full court کا جو اجلاس نہیں ہوا تھا اور پچھلے دو سال سے اس پر جو آوازیں اٹھ رہی تھیں، وہ اجلاس ہوتا اور bench making power پر کوئی structure قائم کیا جاتا لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔ آزاد عدلیہ ہر پاکستانی کا حق ہے اور جب پارلیمان نے کل قانون بنایا تو اس کے بعد Judiciary کے ساتھ جو کچھ ہوا، they asked for it کیونکہ 2016 سے ایک ہی طریقہ کار چل رہا تھا اور پارلیمان نے اس تباہی کو روکا۔ میں آپ کے سامنے اگر صرف یہ کہوں کہ 2017 سے صرف وہی بینچز بنتے رہے جو چند ججز پر مشتمل تھے۔ وہ ججز جو 2014-15 سے وہاں تھے، وہ کبھی ان بینچز کا حصہ ہی نہیں بنے۔ میں نواز شریف صاحب کے پانامہ کیس سے شروع کرتی ہوں کہ جب جسٹس ثاقب نثار صاحب وہاں چیف جسٹس کے طور پر تشریف فرما تھے، انہوں نے اس بینچ میں جسٹس کھوسہ، جسٹس گلزار، جسٹس افضال احمد خان، جسٹس عظمت سعید اور پھر جسٹس اعجازالاحسن کو monitoring judge لگایا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: دیکھیں، میرے خیال میں یہ مناسب نہیں ہوگا کہ عدالت اور اس کے معاملات پر ایسی بات ہو۔

سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان: بس ایک چھوٹی سی بات کرنی ہے۔ جب نواز شریف صاحب disqualify ہوئے اور جو disqualification bench تھا، اس میں ثاقب نثار، عطاء بندیال، اعجاز الاحسن اور عظمت سعید تھے۔ اس کے بعد جب نواز شریف اہم فیصلے کر رہے تھے تو اس حوالے سے بینچ بنا کہ وہ Party Head رہ سکتے ہیں یا نہیں، اس بینچ میں کون تھا؟ اس میں ثاقب نثار، عطابندیال اور اعجازالاحسن شامل تھے۔ اس کے بعد 2017 میں حنیف عباسی نے عمران خان کی property کے حوالے سے یہ petition دائر کی کہ ان کی property ٹھیک ہے کہ نہیں۔ اس پر بینچ بنا اور اس میں کون تھا؟ اس میں ثاقب نثار، عطاء بندیال اور فیصل عرب شامل تھے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحبہ آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔ دیکھیں مجھے دو منٹ دیں۔ سینیٹر شہادت اعوان صاحب کا business رہتا ہے۔

سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان: میں ایک اور منٹ لوں گی۔ میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ڈیم فنڈ بنا۔ ثاقب نثار صاحب نے لوگوں سے اربوں روپے وصول کیا۔۔۔

(جاری T14)

سینیٹر انوشہ رحمٰن احمد خان: (جاری۔۔) میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ڈیم فنڈ بنا۔ ثاقب نثار صاحب نے اربوں روپے لوگوں سے وصول کیا، وہ پیسا کدھر گیا؟ کوئی احتساب ہوا؟ نہیں ہوا۔ Vote of no confidence آیا، بنچ بنا، جسٹس بندیال، اعجازالاحسن، منیب اختر، بنچ بنا، اعجازالاحسن، منیب اختر اور جسٹس نجفی۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نماز کا وقت بھی ہے۔

سینیٹر انوشہ رحمٰن احمد خان: میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحبہ! آپ کا point آچکا ہے۔ مجھے صرف ایک، دو items کی business لینے دیں۔

سینیٹر انوشہ رحمٰن احمد خان: آپ کی اپنی غلطیوں کی وجہ سے آج جب آپ resign کرتے ہیں، آپ پر پنشن لینے کا کیا right ہے؟ کیا سپریم جوڈیشل کونسل resign کرنے والے جج کو ریٹائر ہونے والے جج کی طرح treat کرے گی؟ کیا اس کا جو misconduct رہا ہے پچھلے دس سالوں میں، اس میں سپریم جوڈیشل کونسل کوئی قدم اٹھائے گی؟ کیا آئین کی Fifth Schedule کے تحت جن لوگوں کی تنخواہ ساٹھ ہزار روپے مقرر تھی، جو Presidential Order کے تحت آج آپ لاکھوں روپے تنخواہیں لے رہے ہیں، کیا ان resign کرنے والوں ججوں کو آپ پورے honour کے ساتھ پنشن دیں گے یا سپریم جوڈیشل کونسل، فاروق نائیک صاحب۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحبہ! آپ کا point آچکا ہے۔ نماز کا وقت ہے، مجھے ایک business لینے دیں۔ شکریہ۔

Order No. 19. Senator Shahadat Awan, may move Order No. 19.

Motion under Rule 278 moved by Senator Shahadat Awan proposing amendment in Rule 102 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012

Senator Shahadat Awan: I seek leave under sub-rule (4) of Rule 278 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, to move that, in Rule 102, in sub-rule (1), for the expression “two-fifths” the expression “one-fourth” shall be substituted.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Order No. 20. Senator Shahadat Awan, may move Order No. 20.

Senator Shahadat Awan: Sir, would like to that the proposed amendment in Rule 102 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, be taken into consideration and adopted.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The amendment is adopted.

شکور خان صاحب! Order No. 18 کے حوالے سے منسٹر موجود نہیں ہیں، اس لیے ہم نے اس کو آگے کر دیا۔ اگر آپ move کریں گے بھی تو وزیر صاحب موجود ہیں نہیں۔ شکریہ۔ جی عطاء الرحمٰن صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Atta-Ur-Rehman regarding remarks of the Minister about Madaris and Masajid in Islamabad

سینیٹر عطاء الرحمٰن: بہت شکریہ جی۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے خواجہ آصف صاحب نے چند روز قبل اسلام اباد میں مدارس و مساجد کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ ان کو یہاں پر یہ کہا گیا کہ یہاں پر بہت ساری مساجد غیر قانونی طور پر بنائی گئی ہیں۔ نمبرا، اگر مسجد کے متعلق یہ کسی بھی دارلافتاء سے فتویٰ لے لیں، جہاں پر ایک مرتبہ مسجد بن جاتی ہے پھر اس کو گرایا نہیں جاتا۔ یہ تجربہ انہوں نے یہاں پر ایک مسجد پر کیا بھی ہے لیکن پھر اسی جگہ پر دوبارہ مسجد بنانے کا order بھی کیا ہے۔

دوسری گزارش کرنی تھی کہ کیا خواجہ صاحب کو صرف مساجد اور مدارس غیر قانونی نظر آ رہے ہیں؟ یہاں پر مختلف societies جو بنائی گئی ہیں، مختلف مارکیٹیں بنائی گئی ہیں غیر قانونی طور پر کیا وہ نظر نہیں آ رہی ہیں؟ تو ذرا ہوش سے کام لیں، صرف اپنی ذہنی غلاظت اپنے تاثرات کے ذریعے یہاں پر قوم کے سامنے رکھتے ہیں، یہ بہتر نہیں ہے۔

تیسری گزارش یہ کرنی تھی کہ ہم یہاں پر کل پرسوں سے ایک practice کر رہے ہیں اور لگے ہوئے ہیں کہ 27 ویں آئینی ترمیم، 27 ویں آئینی ترمیم، اس جلدی کا نتیجہ یہ نکلا کہ کل آپ نے دیکھا کہ دوبارہ اس میں amendment لائی گئی، دوبارہ اس کو یہاں پر ایوان میں لایا گیا، دوبارہ یہاں پر وہ ہوا۔ یہ تو بہت دور کی بات ہے۔ میں انتہائی ادب کے ساتھ اور ان ساتھیوں سے معذرت کے ساتھ یہ گزارش کرنا

چاہوں گا کہ ان ساتھیوں میں سے کسی ایک سے بھی آپ پوچھ لیں کہ یہ جو بھی ہے جوamendment ہوئی ہے، یہ تھی کیا۔ کسی کی کوئی جانچ نہیں ہے، کوئی پتا نہیں ہے کہ کیا ہو رہا ہے، بس ہم نے ہاں میں ہاں ملانا ملا دیا۔ یہ مناسب طریقہ کار نہیں ہے۔ کم از کم جو چیز آپ pass کروانا چاہتے ہیں، اس کوintroduce تو کرائیں۔ اس کا مطالعہ تو لوگوں کو کرنے دیں۔ نہ کوئی مطالعہ کرتے ہیں، نہ کوئی تیاری ہوتی ہے، کچھ بھی نہیں ہوتا، کسی کو کچھ پتا نہیں ہے۔ بس ہمارے جرنیلوں کی طرف سے جو چیز آ جائے، ہمیں وہ accept کرنی ہے، چاہے وہ غلط ہے، صحیح ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہاں پر ہم نے یہ قانون بنایا تھا کہ قرآن اور سنت کے خلاف کوئی قانون سازی نہیں ہوگی۔ اب اسلامی نظریاتی کونسل کہاں ہے؟ کیا اس کے پاس یہ چیزیں بھیجی گئی ہیں؟ اور بہت ساری چیزیں ایسی ہیں۔ ابھی آپ کے پاس ایک بل آ رہا ہے جس کوgender Bill کہتے ہیں یاfamily Bill کہتے ہیں، اس کے متعلق بھی ذرا آپ غور کریں، ابھی تک وہ آپ لانا چاہتے ہیں۔ کل آپ لے آئیں گے لیکن ذرا یہ مہربانی کریں کہ اسلامی نظریاتی کونسل کو اس میں involve کریں، ان کے پاس بھیجیں۔ ان کی رائے آ جائے، پھر پورا ایوان آپ کے ساتھ ہوگا۔ میں یہی چند گزارشات کرنا چاہتا تھا۔ ایک مرتبہ پھر خواجہ آصف صاحب کو کہوں گا کہ از روئے آداب مہربانی کریں کہ جب آپ اپنی زبان کھولیں تو کچھ سوچ کر کھولا کریں۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی کامران مرتضیٰ صاحب۔ گزارش ہے کہ وقت کا خیال رکھیں، نماز کا وقت بھی ہے، دو ساتھی اور بھی ہیں۔ شکریہ۔

<u>Point of Public Importance raised by Senator Kamran Murtaza regarding laying of reports of the Council of Islamic Ideology in the Parliament</u>

سینیٹر کامران مرتضیٰ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب! ایک بات خواجہ آصف صاحب کے حوالے سے کرنا چاہ رہا تھا مگر عطاء الرحمان صاحب نے کر لی۔ انہوں نے جو[2] [****] ہے، میں معذرت چاہتا ہوں کہ میں اس طرح کے الفاظ استعمال کرتا ہوں لیکن چونکہ وہ مدارس اور مساجد کے بارے میں اس طرح کے الفاظ استعمال کرتے ہیں تو اس لیے ہم بھی بعض اوقات غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کر لیتے ہیں۔ ان کو کم از کم کسی سے پوچھ لینا چاہیے یا تھوڑا سا پڑھ لینا چاہیے کہ مساجد اگر ایک مرتبہ بن جائیں، نماز جہاں پر پڑھی جائے تو وہ مصلے تبدیل نہیں ہوا کرتے۔

[2] *"Words expunged as ordered by the Presiding Officer."*

جناب! دو ججوں کے استعفوں کی بات ہوئی تھی۔ یہ سارا context ہے 27 ویں ترمیم کے پس منظر میں۔ ہم نے ایک عدالت کے سامنے ایک اور عدالت بنا دی ہے۔ یہ ایسی تقسیم ہم نے جنم دی ہے جو گورباچوف نے USSR میں کی تھی۔ یہ ہماری عدالتوں کے درمیان ہم نے بھی گورباچوف والا کردار ادا کیا ہے اور اس بات کو وقت ثابت کرے گا۔ آج اعتراض کیا جا رہا ہے کہ ججز پنشن کیوں لیں گے مگر اس کو بھی ذرا ذہن میں رکھیے گا کہ ان ججز کی تنخواہ، جو پانچ پانچ، چھ چھ گنا بڑھائی گئی، وہ کس نے بڑھائی، کب بڑھائی، کیوں بڑھائی اور وجہ کیا تھی؟ اس کے پیچھے ذہن کیا تھا؟ یہ بھی ذہن میں رکھا جائے کہ جس وقت کسی کو ٹارگٹ کیا گیا یا عدالتوں میں جس سے گلہ کیا جاتا ہے کہ فلاں عدالت نے فلاں کچھ کیا تھا تو اس وقت اس کا petitioner بھی دیکھا جائے۔ اس میں دو تین پارٹیاں جو ہیں وہ ساری کی ساری involve ہیں۔ سب ایک، petitioner ہوتا تھا، کوئی کالا کوٹ پہن کر آجاتا تھا۔ اب ہمارے چیئرمین صاحب چلے گئے۔ میں نائیک صاحب کو چیئرمین کہتا ہوں۔ کوئی ایک کالا کوٹ پہن آجاتا تھا اور اس کے بعد دوسرے کے خلاف petition file کرتا تھا اور پھر وہاں پر پتا نہیں match fix ہوتا تھا یا fix نہیں ہوتا تھا۔ اس کے بعد جو judgements آئی ہیں وہ بھی تاریخ کا ایک بُرا باب ہے مگر ہم نے بھی تاریخ کا ایک بہت بُرا باب اِدھر شروع کیا ہے۔ جس طرح سے آج کوئی ایک گھنٹہ ضائع کرنے کے بعد ہم کو پتا چلا کہ یہ غلط کر رہے تھے تو اسی طرح ہم کو ایک گھنٹہ نہیں، چند مزید گھنٹے ضائع کرنے کے بعد پتا چلے گا کہ 27 ویں ترمیم میں کیا کیا غلطیاں ہوئی ہیں۔ لوگ اس وقت پڑھ رہے ہیں۔ صرف دو ججوں کے استعفے نہیں آئے ہیں۔ مخدوم علی خان کا استعفیٰ بھی آگیا ہے۔ وہ Law and Justice Commission کے ممبر تھے، انہوں نے بھی استعفیٰ دے دیا ہے۔ یہ تو اس وقت احتجاج کرنا چاہیے جب درجن کے لگ بھگ استعفے پورے ہو جائیں گے۔ تو یہ نہ کیا جائے، ایک تو غلط کام کیا اور پھر گناہ کا عذر، بدتر از گناہ ہوا کرتا ہے۔

جناب! میں دو تین چھوٹی چھوٹی باتیں کروں گا۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹس کے حوالے سے 26 ویں ترمیم میں یہ طے ہوا تھا۔ (جاری۔۔۔T15)

T15-14Nov2025 Ali/Ed: Mubashir 12:50 pm

سینیٹر کامران مرتضیٰ: (جاری۔۔۔) اس میں دو تین چھوٹی چھوٹی باتیں اور اسلامی نظریاتی کونسل کی reports کے حوالے سے 26th amendment میں یہ طے ہوا تھا کہ اس کو lay کیا جائے گا، نہ صرف lay کیا جائے گا بلکہ debate کیا جائے گا۔ یہ Constitutional requirement ہے، تیرہ، چودہ مہینے گزرنے کے باوجود ہم یہ Constitutional requirement پوری نہیں کر سکے۔ دوسرا، صرف آخری بات، بلوچستان میں آج internet بحال ہو گیا ہے میں نے کہا کہ آپ سب کو مبارک باد دے دوں کہ

کئی دنوں کے بعد بلوچستان میں internet بحال ہو گیا ہے، مگر ابھی تک راستے بحال نہیں ہوئے ہیں۔ ان سب کو جنھوں نے internet بحال کیا ہے ان سب کو مبارک ہو، مگر ابھی راستے بھی بحال کر دیں تو میں مزید مبارک باد کے لیے پھر کھڑا ہو جاؤں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ,Thank you غیر پارلیمانی الفاظ کو expunge کیا جائے۔ جی فلک ناز صاحبہ۔

سینیٹر فلک ناز: میرے علاقے کے issue ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ وقت کو دیکھ لیں، میری کوشش ہے کہ وقت کے مطابق سب تھوڑا تھوڑا بول لیں۔

Point of Public Importance raised by Senator Falak Naz regarding provision of basic facilities in district Chitral

سینیٹر فلک ناز: شکریہ چیئرمین صاحب، مجھے تھوڑا زیادہ وقت دیں کیونکہ میرا ایک پسماندہ علاقے سے تعلق ہے۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وقت نہیں ہے، باقی ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں تو آپ لوگ ہی لڑتے رہتے ہیں۔

سینیٹر فلک ناز: چیئرمین صاحب! میرا تعلق چترال سے ہے، چترال دو district پر مشتمل ہے اور اس کی ساڑھے چار لاکھ کی آبادی ہے اور یہ لوگ چترال کو بہت نظرانداز کرتے ہیں۔ پتا نہیں، media میں آتا ہے کہ وزیراعظم صاحب چترال کے دورے پر گئے تھے، بڑا protocol دیا گیا، چار helicopters ان کے ساتھ تھے۔ لیکن بعد میں پتا چلا کہ وہ اپنے ملازم کی شادی پر گئے تھے، اچھی بات ہے اور ہم خوشی محسوس کرتے ہیں کہ وہ اپنے ملازم کی شادی پر گئے تھے، لیکن چترال کے لیے انہوں نے کیا کیا؟ وہاں گئے اور آئے اور انہوں نے وہاں پر معائنہ کمیشن کے چیئرمین کو بھیجا، اس کو بھی وہاں پر بڑا protocol دیا گیا، Guard of Honor دیا گیا اور PTA Chairman کو چترال بھیجیں کیونکہ وہاں internet کے کافی issues ہیں۔

چیئرمین صاحب! آپ کو پتا ہے کہ دنیا 5G پر پہنچ گئی ہے اور internet کا یہ حال ہے کہ ہمارے چترال میں اس وقت 2G بھی کام نہیں کر رہا ہے۔ Student کی online classes ہوتیں ہیں، offices میں بھی online کام ہوتے ہیں اور internet نام کی کوئی چیز نہیں ہے، بجلی کی load shedding ہے، اپنی بجلی پیدا ہونے کے باوجود بھی وہاں پر اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے load shedding ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ NHA نے سڑکوں کا حال ایسا کر دیا ہے کہ آپ ادھر جائیں گے تو آپ کو ایسا لگے گا کہ آپ کہیں Mohenjo-daro کے کھنڈرات میں آئے ہیں، road سارے اکھاڑ کے رکھ دیئے ہیں اور جب tourist وہاں پر ایک مرتبہ آتے ہیں تو دوبارہ جانے کا نام نہیں لیتے۔

خدارا! چترال بھی اس ملک کا حصہ ہے، جس طرح یہ لوگ amendment لاتے ہیں کچھ تھوڑی سی توجہ یہ لوگ چترال کو بھی دے دیں۔ چیئرمین صاحب! آپ کو پتا ہے کہ وہاں پر suicide cases اتنے زیادہ ہو گئے ہیں کہ۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحبہ وقت کو دیکھئے، دیکھیں یہ آخری Session تو نہیں ہے، پھر Session آئے گا تو بول لیجئے گا، وقت کی کی کمی ہے اس لیے بول رہا ہوں۔

سینیٹر فلک ناز: جناب! تسلسل بھی ٹوٹ رہا ہے اور time waste ہو رہا ہے۔ وہاں پر suicide cases اتنے زیادہ ہو گئے ہیں۔ جو registered suicide cases ہیں اس کے مطابق مہینے میں آٹھ بچے اور بچیاں suicide کرتے ہیں، دریائے چترال کو انہوں نے اپنا سہارا بنا لیا ہے۔ وہاں پر counseling center نہیں ہے، وہاں پر ایک counseling center ہونا چاہیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وقت کی کمی ہے، آپ کے ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں اور انہوں نے بھی کچھ بولنا ہے۔ یہ last Session تو نہیں ہے، جب Session دوبارہ بلایا جائے تب بول لیجئے گا۔

سینیٹر فلک ناز: میں نے آپ کو کہا تھا کہ چترال کا issue ہے میں اس پر بات کروں گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کے اپنے ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں۔

سینیٹر فلک ناز: تو آخر میں بس میں اتنا ہی کہوں گی کہ میرے لیڈر عمران خان کے لیے انہوں نے آئین اور قانون کے ساتھ جو کھلواڑ کیئے، ایک آئین ان لوگوں نے بنایا اور ایک آئین عوام نے عمران خان کی شکل میں بنایا، یہ لوگ ستائیسویں ترمیم لائیں یا اٹھائیسویں ترمیم لائیں یا انتیسویں ترمیم لائیں ان کی مرضی، ان شاءاللہ وہ مرد قلندر آئے گا اور آئین بنائے گا اور وہ پاکستان کا آئین تصور ہوگا۔ ان شاءاللہ تعالیٰ میرا لیڈر آئے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر فوزیہ ارشد صاحبہ۔

Point of Order raised by Senator Fawiza Arshad regarding the mis-statement of facts and figures in the official reports

سینیٹر فوزیہ ارشد: مجھے وقت کا پورا احساس ہے، نماز کا وقت ہے، نماز فرض ہے اور آپ سب جانا چاہتے ہیں۔ میں صرف ڈیڑھ منٹ کی بات کرنا چاہتی ہوں کہ کل بھی میں نے Point of Order پر بات کرنی چاہی supplementary question کے عوض اور وہ یہی تھا کہ most of the time ان دونوں میں ایسا ہو رہا ہے کہ پتا نہیں کیا "Hola Jolly" ہے کہ جو information Minister Sahib نے details سے دی، اس کو سینیٹر شہادت اعوان صاحب نے recheck کیا اور بتایا کہ جو مواد انہوں نے دیا ہے وہ بالکل غلط ہے اور اس کے عوض انہوں نے facts and figures دیئے۔

مجھے بہت افسوس سے یہ کہنا پڑ رہا ہےhonourable Masood Sahibکی Committeeکی reportبھی lay downہو گئی تھی، اس کے باوجود جو یہاںFood Minister Rana Tanweer Sahibآئے تھے ان کو تو پتا تھا کہ انہوں نے یہ غلطیاں کی ہیں، ان کو تو پتا تھا کہ انہوں نے amendments add کر دیں ہیں he knew it very well, so this is breach of trust, and this should be taken very seriously, I am very upsetکہ اگر ایوان بالا میں ہماری اس طرح کی کوتاہیاں اور بے ضابطگیاں ہو رہی ہیں تو پھر کیا ہو گا، یہ تو وہی بات ہے کہ جس طرح اس reportمیں غلطیاں ہوئیں ہیں ان شااللہ اسی طرح آپ لوگ اس ستائیسویں ترمیم میں بھیexposeہوں گے .this is what I want to point out

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کاpointآ گیا۔جی: سینیٹر مشال صاحبہ۔

Senator Mashal Azam

سینیٹر مشال اعظم: جناب! وقت بہت کم ہے میں دو باتوں پرrespond کرنا چاہتی ہوں، کہ کل سینیٹ میں ستائیسویں ترمیم دوبارہ لائی گئی اور دوبارہ ترمیم میں ترمیم کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس وقت سینیٹر محمد اسحاق ڈار صاحب نے کچھ بیان بازی کی کہ یہاں کاغذ پھاڑے جاتے ہیں اور ان کاغذوں میں دیکھا نہیں جاتا کہ اللہ کے نام سیف اللہ، محمد جیسے نام ہیں اور آپ کاغذ پھاڑ رہے ہیں۔ تو میں بتانا چاہتی ہوں کہ سینیٹر رانا ثنااللہ صاحب یہاں بیٹھے ہیں تو میری طرف سے انہیں میرا پیغام پہنچ جائے۔ایسی بیان بازی کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم کوئی پٹواری نہیں ہیں کہ ہم دیکھتے، پڑھتے اور لکھتے نہیں ہیں، ہم پہلے دیکھتے ہیں، پھر پڑھتے، اس کے بعد respond کرتے ہیں۔ ہمارے پاس شعور بھی ہے اور ہمیں پتا ہے کہ اس وقت اس ملک کے پچیس کروڑ عوام کےmandateکے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔

انہوں نے بات کی کہ جنہوں نے کل floor crossingکو فروغ دیا اور اس ایوان بالا میں floor crossing کی ہے ان کے ضمیر زندہ ہیں۔ تو میں سینیٹر محمد اسحاق ڈار صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب سال 2000 میں وہ detentionمیں تھے اور انہوں نے ایک confession کیا تھا کہ میں نواز شریف صاحب کے لیے14.86 million dollarsکی money launderingکر رہا ہوں یا نواز شریف صاحب مجھ سے کروا رہے ہیں تو کیا وہ اس وقت ان کا ضمیر جاگا تھا۔ پھر انہیں بات کی کہ آپ یہاں پر کاغذ پھاڑ کر پھینک رہے ہیں تو اس سے اچھا ہے کہ آپ پیسے پھینکیں تاکہ یہاں کےstaff کو کوئی فائدہ ہو جائے، تو ہمارے پاس ان کی طرح اس ملک کی چوری کا پیسہ نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جبLeader of the Houseبیٹھے ہوں تبremarksدے دیں۔

سینیٹر مشال اعظم: وہ بیٹھے ہی نہیں ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ان کی absence میں remarks نہ دیں، آپ اپنی تقریر کریں کیونکہ آپ کا ایک اور ساتھی بھی بیٹھا ہے اور وہ بھی بات کرنا چاہتا ہے۔

سینیٹر مشال اعظم: میں اس پر respond کروں، ہمارے پاس ان کی طرح کا پیسہ نہیں ہے کہ ہم اس کو لٹائیں اور نہ ہمارے پاس اتنا پیسہ ہے کہ Panama leaks میں ہمارے نام آئے تو ہم indefinite medical leave پر چلے جائیں۔ دوسرا کل میری پارٹی کے حوالے سے یہاں بات ہوئی اور ہمیں موقع نہیں دیا گیا تو میں اس پر بھی respond کروں گی، یہ میرا فرض بھی ہے اور یہ میرا حق بھی ہے۔ دوسری بات یہاں پر بات ہوئی سینیٹر ایمل ولی صاحب۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نماز کا وقت بھی ہے، ایک بج گیا ہے، پھر آپ کا ساتھی بھی ہے۔

سینیٹر مشال اعظم: ایک آخری منٹ، سینیٹر ایمل ولی صاحب نے یہاں بات کی کہ ایک، سینیٹر افنان اللہ صاحب بیٹھ جائیں آپ کو نواز شریف صاحب کے ساتھ تصویر بھی نہیں لینے دی جاتی تھی۔

Mr. Presiding Officer: I will now read out the prorogation order received from the President.

"In exercise of the powers conferred by Clause 1 of the Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, hereby prorogue the Senate session on the conclusion of its business on Friday 14th November, 2025. Signed by President of Pakistan.

Sd/-
(Asif Ali Zardari)
President of Pakistan"

(The House was then prorogued sine die)